Ch. Mahmood Ahmad
DARUL-MASIH, QADIAN-143516.
Distt. Gurdaspur, Punjab, India.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان!

Regd. No. P/G D P-3   Registered with the registrar of news Papers for India at No. R. N. 61/57   Phone No, 35

Ch. Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH, QADIAN-143516.
Distt. Gurdaspur, Punjab, India.

شبیہ مبارک حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

خلافت نمبر

21th. HIJRAT 1360.
21th. MAY 1981.

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد"
(الہام حضرت مسیح موعود)

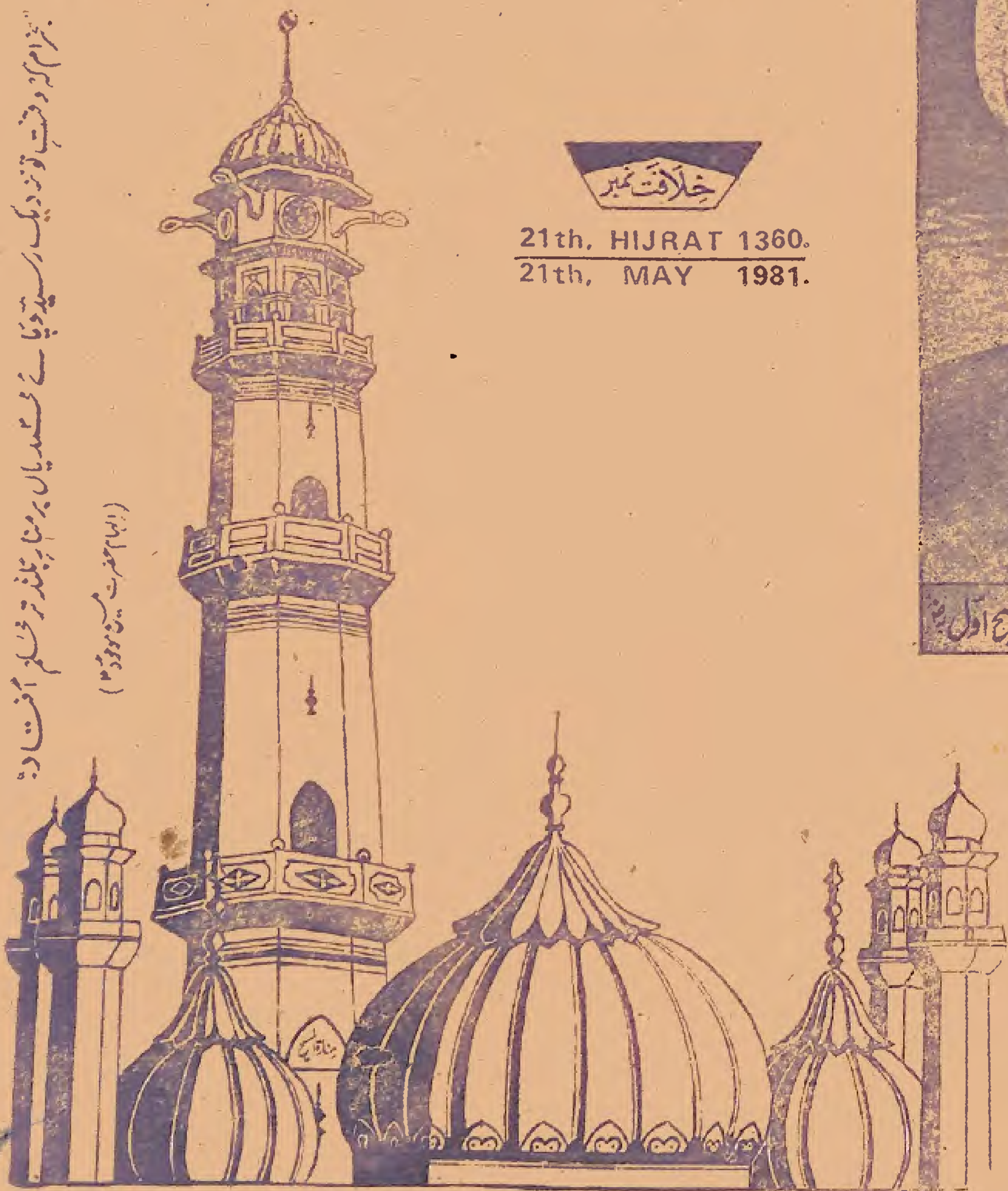

مدیر
خورشید احمد انور
نائب
جاوید اقبال اختر

Printed & Published By Malik Salahuddin M.A. at FazliumarPrinting Press Qadian, Propriter Sadr Anjuman Ahmadiya Qadian.

ہفت روزہ بدر قادیان

(خلافت نمبر)

بابت

۱۶ رجب ۱۴۰۱ھ

بمطابق

۲۱ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

۲۱ مئی ۱۹۸۱ء

جلد ـــــــ ۳۰

شمارہ ـــــــ ۲۱

شرح چندہ

سالانہ ـــــــ ۲۰ روپے

ششماہی ـــــــ ۱۰ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ـــ ۴۰ روپے

فی پرچہ ـــــــ ۴۰ پیسے

قیمت خلافت نمبر ـــ ایک روپیہ

اداریہ

جماعتِ احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا قیام اور ہماری ذمہ داریاں

تاریخ ـــ قوموں کی زندگی میں یکے بعد دیگرے رُونما ہونے والے ان واقعات کے تسلسل کا نام ہے جو ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہونے کی وجہ سے باہم ایک دوسرے کے ساتھ مربوط و متصل بھی ہوتے ہیں اور اپنی جُداگانہ نوعیت کے اعتبار سے آپس میں ایک حدِّ فاصل بھی رکھتے ہیں۔ گویا مختلف النوع واقعات کی یہی کڑیاں کسی قوم کی تاریخ کو مرتب بھی کرتی ہیں اور اُسے مختلف ادوار میں تقسیم بھی ـــ اس جہت سے مسلمانوں کی چودہ سو سالہ طویل تاریخ بھی موٹے طور سے ایسے ادوار میں بٹی ہوئی نظر آتی ہے جن کی نشاندہی خود مخبرِ صادق حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از وقت ان الفاظ میں فرما دی تھی کہ :ـــ

میری نبوت اس وقت تک تم میں رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اُٹھالی جائے گی۔ اس کے بعد نبوت کے مسلک وطریق پر خلافت قائم کی جائے گی۔ جو اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ بھی اُٹھالی جائیگی اس کے بعد قبضہ کی حکومت ہوگی اور جب تک اللہ تعالیٰ کا منشاء ہوگا وہ حکومت رہے گی۔ پھر وہ بھی اُٹھالی جائے گی۔ اس کے بعد زبردستی کی حکومت ہوگی۔ جو اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد ایک مرتبہ پھر نبوت کے مسلک وطریق پر خلافت کا قیام ہوگا۔" (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۶۱)

اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ رسالت مآب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پُوری ہوئی۔ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ کا دَور شروع ہُوا جو اسلامی نظامِ حکومت اور مساوات و اخوت کی صحیح رنگ میں عکاسی کرتا تھا۔ اس تیس سالہ مبارک اور سُنہری [illegible] بعد خاندان بنو اُمیہ اور پھر خاندان بنو عباسیہ کی ظاہری خلافت کا سلسلہ شروع ہوا جس میں اسلامی حکومت اگرچہ سلطنت [illegible] تاہم مرکزی سربراہ کو اب بھی امیر المومنین اور مرکزی سلطنت کو بدستور خلافت ہی کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اور [illegible] تک دُنیا کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کی عظیم الشان، طاقتور اور کلیتاً آزاد و خود مختار حکومتیں قائم ہو چکی تھیں پھر بھی ہر بادشاہ [illegible] تخت نشینی کے وقت دابِ عالی یعنی ایوانِ خلافت سے سندِ سلطانی حاصل کرتا اور جمعہ و عیدین کے ہر خطبہ میں امیر المومنین کا نام پڑھنا ضروری [illegible] تھا۔ ازاں بعد جب تاتاریوں نے مرکزِ خلافت یعنی بغداد پر حملہ کرکے آخری خلیفہ مستعصم باللہ کو شہید کر دیا تو خلافت کی یہ ظاہری صُورت بنو عباس سے ترکوں میں منتقل ہو گئی۔ اور جب آخری عثمانی خلیفہ سلطان عبدالمجید خاں کو مصطفےٰ کمال پاشا اتاترک نے معزول کر دیا تو ۱۹۲۴ء میں اس ظاہری خلافت کا بھی خاتمہ ہو گیا جو مسلمانوں میں تیرہ سو سال سے کسی نہ کسی طور پر اپنی زندگی کا ثبوت دیتی چلی آ رہی تھی۔

جابر حکمرانوں کے اس دورِ حکومت کے بعد حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک "ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ" کے مطابق ضروری تھا کہ مسلمانوں میں نبوت کے مسلک وطریق پر دوبارہ خلافتِ حقہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آتا۔ جیسا کہ خود شارحین نے حدیثِ نبوی کے اس آخری حصہ کی تشریح ان الفاظ میں کی تھی کہ :ـــ

"الظاہر ان المراد بہ زمن عیسیٰ والمہدی" (بحوالہ مشکوٰۃ)

یعنی اس سے مراد مسیح موعود اور مہدی مسعود کا زمانہ ہے ـــ گویا یہ خلافت جو علیٰ منہاجِ نبوت ہوگی امام مہدی علیہ السلام کے بعد آئے [illegible] بقول حضرت سید اسماعیل شہیدؒ :ـــ

"حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت، خلافتِ راشدہ کے افضل انواع میں سے ہوگی۔ یعنی وہ خلافت منتظمہ محفوظہ ہوگی۔ (منصبِ خلافت ص [illegible])

چنانچہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا یہ انتہائی مبارک اور سُنہری دور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے عین مطابق خود آپ ہی کے ایک جلیل القدر روحانی فرزند سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی مبارک بعثت کے ساتھ شروع ہُوا۔ آپ ہی کے ذریعہ اُمتِ مسلمہ کو خلافت علیٰ منہاج نبوت کی وہ لازوال آسمانی نعمت دوبارہ حاصل ہوئی جس کی پیشخبری حضرت حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی بابت آیتِ استخلاف وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم کے الفاظ میں اُمتِ مسلمہ سے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ مشروط انعام خلافت کا قطعی وعدہ [illegible] تھا۔

اسلامی تاریخ کے گزشتہ تیرہ سو سالہ نشیب و فراز، دامنِ خلافت سے عدم وابستگی کے نتیجہ میں اُمتِ مسلمہ کی صفوں میں پیدا ہونے والا افسوسناک تفرقہ و انتشار۔ اور احیائے خلافت کے لئے مُسلم سربراہانِ مملکت کی طرف سے [illegible] کی جانے والی مساعی کی ناکامی اس حقیقت کا ناقابلِ تردید ثبوت ہیں کہ آج اسلامیہ کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو ساحلِ مراد تک [illegible] کے لئے آج پھر ایک واجب الاطاعت، امام اور فعال روحانی مرکز کی اشد ضرورت ہے۔ [illegible] تمام [illegible] منتظر ہیں [illegible] جماعت احمدیہ کو ہر سال یہ احساس دلاتا ہے کہ آج کے دن جہاں ہم اپنے دلوں میں نظامِ خلافت کے ساتھ دائمی وابستگی اور [illegible] کے عہد کی تجدید کریں وہاں اپنی نئی نسل کے ذہنوں میں بھی اس حقیقت کو راسخ کر دیں کہ اسلام کی شوکت و سربلندی اور اس کا موعود عالمگیر غلبہ صرف اور صرف نظامِ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسی اہم ذمہ داری کی طرف نوجوانانِ احمدیت کو توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقعہ پر یہ انتہائی اہم اور تاکیدی ارشاد فرمایا تھا کہ :ـــ

"میں خدام کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خلافت کی برکات کو یاد رکھیں۔ اور کسی چیز کو یاد رکھنے کے لئے پُرانی قوموں کا یہ دستور ہے کہ وہ سال میں اس کے لئے خاص طور پر ایک دن مناتی ہیں۔ مثلاً شیعوں کو دیکھ لو، وہ سال میں ایک دفعہ تعزیہ نکال لیتے ہیں۔ تا قوم کو شہادتِ حسینؓ کا واقعہ یاد رہے۔ اسی طرح میں بھی خدام کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سال میں ایک دن "خلافت ڈے" کے طور پر منایا کریں۔ اس میں وہ خلافت کے قیام پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں ـــ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۹ پر)

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ ہجرت (مئی)۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ [illegible] کے حوالے سے بدر کے گزشتہ شمارے میں جو اطلاع درج کی گئی تھی اس کے بعد سے اب تک مزید کوئی اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۹ ہجرت (مئی)۔ مختلف ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی دوسری کامیاب آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے کے بعد بمبئی سے حیدر آباد کے لئے روانہ ہو گئے تھے جہاں سے مورخہ ۲۱ [illegible] سلسلہ میں واپسی کی توقع ہے۔ اللہ [illegible] حضر میں حامی و ناصر ہو آمین۔

[illegible] محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم [illegible] صدر مرکزیہ کے گھٹنے اور [illegible] شدید نوعیت کی تکلیف [illegible] ہو رہی ہے۔ (باقی دیکھئے صفحہ [illegible] پر)

خلافت کا بابرکت نظام!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رُوح پرور اور مقدس کلمات کی روشنی میں

خلیفہ کے معنی

"خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اُس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔"
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۴)

خلیفہ اللہ تعالیٰ منتخب فرماتا ہے

"صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسُول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اُس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسُول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دُنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے۔ اور پھر گویا اس امر کا از سرِ نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا؟ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا۔ کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے۔ اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اوّل حق انہی کے دل میں ڈالا ...... ایک الہام میں اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام بھی شیخ رکھا ہے۔ اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۲۹ — ۲۳۰)

مقام خلافت کی تجلیات

"...... جب تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تُو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت اپنے کامل نشوونما تک پہنچ جائے گا۔ اور تیری رُوح کی گردن تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی۔ اس اونٹنی کی مانند جس کی گردن لمبی ہو۔ اور اس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچا دیا ہو۔ اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں۔ اور تجلیات ہیں۔ تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت کی رگوں سے باقی رہ گئی ہوں۔ اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے، جو خدا سے راضی اور خدا اُس سے راضی اور فنا شدہ ہے۔ تا کہ یہ بندہ حیاتِ ثانی کے بعد قبولِ فیض کے لئے مستعد ہو جائے اور اس کے بعد انسانِ کامل کو حضرت احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے۔ اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ۔ اور یہ رنگ ظلی طور پر ہوتا ہے۔ تا مقام خلافت متحقق ہو جائے۔ پھر اس کے بعد خلقت کی طرف اُترتا ہے تا اُن کو روحانیت کی طرف کھینچے۔ اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لاکر آسمانی نوروں کی طرف لے جائے۔ اور یہ انسان ان سب کا وارث کیا جاتا ہے جو نبیوں اور صدیقوں اور اہلِ علم اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سُورج ہیں جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور دیا جاتا ہے اس کو علم اولین کا اور معارف گزشتہ اہلِ بصیرت و حکمائے ملت کے۔ تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہو جائے۔ پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اس کے رب کے ارادے میں ہے توقف کرتا ہے۔ تا کہ مخلوق کو نورِ ہدایت کے ساتھ منور کرے۔ اور جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امرِ تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا تو پس اس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے۔ اور اس کا رب اس کو بلاتا ہے۔ اور اس کی رُوح اس کے نقطہ کی طرف اُٹھائی جاتی ہے۔"
(ترجمہ از خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۸ تا ۴۰ روحانی خزائن جلد ۱۶)

خلافت میں شجاعت و فراست کی رُوح پھونکی جاتی ہے

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ بباعث چند در چند فتنوں اور بغاوتِ اعراب اور کھڑے ہونے والے جھوٹے پیغمبروں کے میرے باپ پر جبکہ وہ خلیفہ رسول اللہ صلعم مقرر کیا گیا وہ مصیبتیں پڑیں اور وہ غم دِل پر نازل ہوئے کہ اگر وہ غم کسی پہاڑ پر پڑتے تو وہ بھی گر پڑتا۔ اور پاش پاش ہو جاتا۔ اور زمین سے ہموار ہو جاتا۔ مگر چونکہ خدا کا یہ قانون قدرت ہے کہ جب خدا کے رسُول کا کوئی خلیفہ اس کی موت کے بعد مقرر ہوتا ہے تو شجاعت اور ہمت اور استقلال اور فراست اور دل قوی ہونے کی رُوح اس میں پھونکی جاتی ہے۔ جیسا کہ یشوع کی کتاب باب اوّل آیت ۶ میں حضرت یشوع کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مضبوط ہو اور دلاور ہو یعنی موسیٰ تو مر گیا اب تو مضبوط ہو جا۔ یہی حکم قضاء و قدر کے رنگ میں نہ شرعی رنگ میں حضرت ابوبکرؓ کے دِل پر بھی نازل ہوا تھا۔"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۸ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۶)

انبیاء کے مشن کی تکمیل خلافت سے وابستہ ہوتی ہے۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسُولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دُوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دِکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دُوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دُشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دُوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہُوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ

دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا - یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پَیر جما دیں گے - ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہُوا - جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے - اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہُوا - جیسا کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جُدائی سے چالیس دن تک روتے رہے - ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہُوا - اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے - اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا "

(الوصیۃ صفحہ ۷-۹)

قدرت ثانیہ (یعنی خلافت) کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

" سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے - تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے - اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو - اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں - کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے - اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے - کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا - اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں - لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی - جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے - اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا - سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آوے - تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے - وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خُدا ہے - وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا - اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے - پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی "

(الوصیۃ صفحہ ۹-۱۰)

قدرت ثانیہ کے مظہر وجودوں کی نسبت پیشگوئی

" مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہُوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہُوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے "

(الوصیۃ صفحہ ۱۰)

اولادِ مسیح موعودؑ میں خلفاء کے ظہور کی واضح خبر

" دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسالِ مرسلین و نبیین و ائمہ و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آ جائیں - اور اُن کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں - سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں "

(سبز اشتہار)

نظامِ خلافت کی دائمی ضرورت و اہمیّت

(الف) " ان آیات کو اگر کوئی شخص اوّل اور غور کی نظر سے دیکھے تو مَیں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس اُمّت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے - اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہہ دینا کیا معنی رکھتا تھا "

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۷)

(ب) " خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں - اور رسُول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو - اس لئے رسول کریم صلعم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو - کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسُول کا ظلّ ہوتا ہے - اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دُنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے - سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا - تا دُنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے - پس جو شخص خلافت کو صرف تیس برس تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علّت غائی کو نظر انداز کرتا ہے - اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہیں تھا کہ رسولِ کریمؐ کی وفات کے بعد تیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں قائم رکھنا ضروری ہے پھر بعد اس کے دُنیا تباہ ہو جائے تو ہو جائے کچھ پرواہ نہیں ...... پس یہ حقیر خیال خدا تعالیٰ کی نسبت تجویز کرنا کہ اس کو صرف اس اُمّت کے تیس برس کا ہی فکر تھا اور پھر اس کو ہمیشہ کے لئے ضلالت میں چھوڑ دیا - اور وہ نور جو قدیم سے انبیاء سابقین کی اُمّت میں خلافت کے آئینہ میں وہ دکھلاتا رہا اس اُمّت کے لئے دکھلانا اس کو منظور نہ ہُوا - کیا عقلِ سلیم خدا سے رحیم و کریم کی نسبت ان باتوں کو تجویز کرے گی - ہرگز نہیں - اور پھر یہ آیت خلافت ائمہ پر گواہ ہے - وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ - کیونکہ یہ آیت صاف صاف پکار رہی ہے کہ اسلامی خلافت دائمی ہے - اس لئے کہ یَرِثُهَا کا لفظ دوام کو چاہتا ہے - وجہ یہ کہ اگر آخری نوبت فاسقوں کی ہو تو زمین کے وارث وہی قرار پائیں گے نہ صالح اور سب کا وارث وہی ہوتا ہے جو سب کے بعد ہو "

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۸ روحانی خزائن جلد ششم صفحہ ۳۵۳/۳۵۲)

(ج) " اِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَعَدَ فِي هٰذِهِ الْاٰيَاتِ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ اَنَّهٗ لَيَسْتَخْلِفَنَّ بَعْضَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُمْ فَضْلًا وَ رَحْمَةً وَ يُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا "

(سرّ الخلافۃ صفحہ ۱۵)

جماعت احمدیّہ میں خلافت کا ثبوت

(الف) " ثُمَّ يُسَافِرُ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ اَوْ خَلِيْفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِهٖ اِلٰى اَرْضِ دِمَشْقَ "

ترجمہ :- پھر مسیح موعود یا اُس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا "

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۷)

(ب) " اور یہ پیشگوئی کہ مسیح کی اولاد ہوگی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا - اور دینِ اسلام کی حمایت کرے گا "

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

متفرق اجزاء کو اکٹھا کرنے والی خدا کی رسّی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

" تم ادب سیکھو کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے - تم اس حبل اللہ (یعنی نعمتِ خلافت) کو مضبوط پکڑ لو - یہ بھی خدا ہی کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کر دیا ہے - پس اسے مضبوط پکڑے رکھو "

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

" تم شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قائم ہے - اتفاق بڑی نعمت ہے - اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے - یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دے دیا جو شیرازہ وحدت قائم رکھے جاتا ہے - وہ نہ تو نوجوان ہے اور نہ اُس کے علوم میں اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں ہونی چاہیئے لیکن خدا نے تو موسیٰؑ کے عصا سے جو بے جان لکڑی تھی اتنا بڑا کام لے لیا تھا کہ فرعونیت کا قلع قمع ہو گیا - اور مَیں تو اللہ کے فضل سے انسان ہوں پس کیا عجب کہ خدا مجھ سے یہ کام لے لے - تم اختلاف اور تفرقہ اندازی سے بچو "

(بدر ۲۴ اگست ۱۹۱۱ء)

خلافت اسلام کی اُن برکات کے تسلسل کا نام ہے

جو

حضرت مہدی موعود علیہ السلام دوبارہ دنیا میں لائے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"...... یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انسان آسمانی روشنی یعنی الٰہی نور کے بغیر نابینا اور اندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو رحمٰن اور رحیم ہے انسان کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ انسانی خیالات کے جنگلوں میں بھٹکتا پھرے۔ اس نے تمام زمانوں میں انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ وہ حقیقی اور اصل مقصد کی طرف انسانوں کی راہ نمائی کریں۔ اس سلسلہ میں

آخری راہنما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے

نوع انسان کی راہنمائی کے لئے جو احکام آپؐ کو عطا کئے گئے وہ قرآن مجید میں درج ہیں۔ اور ان کا بہترین عملی نمونہ یا اُسوۂ حسنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حیات طیبہ ہے۔ حضورؐ کے بعد خلفاء راشدین کا دور آیا جو کہ آپؐ کے سچے جانشین تھے۔ اور جن کے وجودوں میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ روشنی پوری طرح منعکس تھی۔ خلافت راشدہ کا دور ختم ہو جانے کے بعد مجددین انسانوں کی اس وقت تک راہنمائی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود بن کر دنیا میں تشریف لائے۔ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند تھے۔ اور آپؑ کی بعثت ان متعدد پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی جو قرآن مجید اور اس سے پہلی کتب مقدسہ میں درج ہیں۔ اور جن کا احادیث نبویؐ میں بھی ذکر ہے۔ آپؑ کی بعثت سے شکوک و شبہات اور بے یقینی کے سیاہ بادل چھٹ گئے۔ اور انسان ایک دفعہ پھر اپنے خالق کے قریب آگیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

کے ذریعہ انسان نے نئی زندگی حاصل کر لی۔ اور اس کی زندگی بامقصد ہو گئی۔ اور اس نے جان لیا کہ اس کی زندگی کا حقیقی مقصد کیا ہے اور اسے کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ حضورؑ کا تو وصال ہو گیا۔ لیکن وہ روشنی اپنی جگہ قائم ہے۔ اور روحوں کو باقاعدہ اور مسلسل منور کر رہی ہے۔ اور مردوں اور عورتوں کو ان کی حقیقی منزل کی طرف راہنمائی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو روشنی اور بصارت کے بغیر نہیں چھوڑ دیا۔ روشنی چمک رہی ہے اور اس کی شعائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ اکناف عالم میں پہنچ رہی ہیں۔ ان خلفاء کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے اور نہ حقیقی راہنمائی۔

درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا۔ اس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔ یاد رکھو! احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے۔ یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی الٰہی جس کی اللہ تعالیٰ نے خود بنیاد رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی راہنمائی کرتا رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقۃً تمام روشنی کا منبع ہے۔

اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی اُمیدوں کا مرجع اور اس کے درخشندہ مستقبل کی ضامن ہے۔

خلافت قدرت ثانیہ ہے

اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اُس کے جلال کی دوسری تجلی۔ اگرچہ خلیفہ، المہدی المعہود تو نہیں ہوتا۔ لیکن وہ المہدی المعہود کا جانشین ضرور ہوتا ہے۔ اس کا آنا اُس وقت ہوتا ہے جب المسیح الموعود و المہدی المعہود کا وصال ہو جائے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے۔ لیکن خلافت رہ سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ درحقیقت خلافت اسلام کی اُن برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدیٔ موعودؑ دوبارہ دنیا میں لائے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ کی مشیت نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جانشین کی بھاری ذمہ داریاں میرے کمزور کندھوں پر ڈالی جائیں۔ جن لوگوں نے میری اطاعت کا عہد کیا ہے۔ اور جو اسلام کی خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے جلال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے اظہار کے لئے کوشاں ہیں انہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ کامیابی اور خدمت کرنے کی توفیق کے لئے ہم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اگر انسانی امداد ہم پہنچائی جائے تو وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر ہونی چاہیئے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اپنے دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ مدد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے دعا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کی مرضی کے بغیر کوئی چیز بھی نہ کسی کام آسکتی ہے اور نہ حقیقی مدد کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے اور ہمت عطا کرے کہ ہم ثابت قدمی سے اُسی کے ہو رہیں۔ اور غیر اللہ سے ہمارا کوئی تعلق نہ ہو۔ ہم اُس کے دین کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر ہمیشہ ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور ہر قسم کے بتوں کو ــــ دولت کے بت، طاقت کے بت، لوگوں کی خوشنودی یا ان کی ناراضی کے بت، تعداد کی کثرت کے بت اور نسلی امتیاز کے بت پاش پاش کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ اور ہماری مدد اور نصرت فرمائے خدا کرے کہ اس کی رضا اور اس کی خوشنودی بتمام و کمال ظاہر ہو۔ آمین یا رب العٰلمین"!

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ مورخہ ۱۷ را اپریل ۱۹۷۰ء بمقام لیگوس۔ نائیجیریا)

(بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان مجریہ ۱۸ رجون ۱۹۷۰ء)

خلیفۂ وقت کو مشورہ دینے کے آداب

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تالیف "سیرۃ فضلِ عمرؓ" جلد دوم سے ماخوذ

مشورہ کے لئے ہدایات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"ہمارے مشورے تبھی مفید ہو سکتے ہیں کہ خدا پر نظر رکھیں۔ اس لئے پہلی نصیحت مَیں یہ کرتا ہوں کہ ہر شخص خدا کی طرف توجہ کرے۔ اور دُعا کرے کہ الٰہی مَیں تیرے لئے آیا ہوں۔ تُو میری راہنمائی کر۔ کسی معاملہ میں میری نظر ذاتیات کی طرف نہ پڑے۔ نہ ایسا ہو کہ کوئی رائے غلط دُوں اور اس پر زور دوں کہ مانی جائے۔ اور اس سے دین کو نقصان پہنچے۔ نہ ایسا ہو کہ کوئی ایسی رائے دے جو ہو تو غلط مگر اس کی چکنی باتوں یا طلاقتِ لسانی سے مَیں اس سے متفق ہو جاؤں۔ مَیں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ نہ ایسا ہو کہ مجھ میں نفسانیت آجائے یا اپنی شہرت و [illegible]نت کا خیال پیدا ہو۔ یا یہ کہ بڑائی کا پیدا ہو۔ یا یہ کہ بڑائی کا خیال آجائے۔ [illegible]یسا ہو کہ میری رائے غلط اور مضر ہو۔ ہو کہ مَیں کسی کی غلط رائے کی تائید کروں۔ نیت درست رہے۔ میری رائے درست ہو اور تیری منشاء کے ماتحت ہو۔ یہ دُعا ہر دوست کو کر لینی چاہیئے۔ اور ہمیشہ کرنی چاہیئے جب کبھی ہماری جماعت مشورہ کرنے لگے۔ صرف آج کے لئے ہی نہیں۔"

(۲) "یہ کہ پہلی نصیحت دُعا کے متعلق ہے مگر کوئی دُعا قبولیت کا جامہ نہیں پہنتی جب تک اس کے ساتھ عمل نہ ہو مثلاً انسان دُعا تو کرے کہ اسے خدمتِ دین کی توفیق ملے۔ مگر عملاً ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اُسے کیا توفیق ملے گی۔ تو دُعا کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے۔ اس لئے مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ آج بھی اور کل بھی اور پھر بھی جب کبھی مشورہ ہو ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔ لوگوں نے بعض باتیں دلوں میں بٹھائی ہوئی ہیں کہ یہ منوائیں گے لیکن مشورہ کے یہ معنے نہیں کہ ایسی باتوں کو بیان کرو۔ بلکہ یہ ہیں کہ اپنے دماغ کو صاف اور خالی کر کے بیٹھو اور صحیح بات بیان کرنی چاہیئے۔ عام طور پر لوگ فیصلہ کر کے بیٹھتے ہیں کہ یہ بات منوانی ہے اور پھر اس کی پیچ کرتے ہیں۔ مگر ہماری جماعت کو یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ صحیح بات ماننی اور منوانی چاہیئے۔

(۳) "یہ کہ جب مشورہ کے لئے بیٹھیں تو مقدم نیت یہ کر لیں کہ جس کام کے لئے مشورہ کرنے لگے ہیں، اس میں کس کی رائے مفید ہو سکتی ہے نہ یہ کہ میری رائے مانی جائے۔"

(۴) "یہ بات مدّنظر رکھنی چاہیئے کہ آج بھی اور آئندہ بھی ہر وقت جب مشورہ لیا جائے کسی کی خاطر رائے نہیں دینی چاہیئے۔ بعد میں بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ میری تو یہ رائے نہ تھی مگر فلاں دوست نے کہا تھا اس لئے دی تھی۔ روپیہ غبن کرنا اتنا خطرناک نہیں جتنی یہ بات خطرناک ہے۔ مگر یہ ایسی آسان سمجھی جاتی ہے کہ بڑے بڑے مدبّر بھی اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ہندوستان کی کونسل کا واقع ہے کہ ایک ممبر نے کہا میری رائے نہ تھی مگر فلاں دوست نے چونکہ کہا تھا اس لئے مَیں نے اس کی خاطر رائے دے دی۔ تعجّب ہے اس نے اس بات کے بیان کرنے میں بھی کوئی حرج نہ سمجھا مگر یہ سخت بد دیانتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ اس سے بچیں۔ اور کسی کی خاطر نہیں بلکہ جو رائے صحیح سمجھیں وہ دیں۔"

(۵) "کسی اور حکمت کے ماتحت رائے نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ یہ مدّنظر ہو کہ جو سوال در پیش ہے اس کے لئے کون سی بات مفید ہے؟ اس کی تشریح میں مثال دیتا ہوں۔ مثلاً ایک سوال پیش ہے کہ فلاں کام جاری کرنا تو مفید سمجھتے ہیں۔ مگر یہ خیال کر کے کہ اگر جاری ہو گیا تو فلاں اس پر مقرر ہو گا۔ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ بد دیانتی سے بھی کرتے ہیں۔ اور کبھی ایک شخص کو مناسب نہیں سمجھتے۔ مگر بجائے اس کے کہ اس کے تقرر کا جب سوال آئے تو اس وقت بحث کریں۔ یا اس طرح کہیں کہ اس کام کو جاری نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ فلاں کے سوا اور کوئی نہیں جسے اس کام پر لگایا جاوے اور وہ موزوں نہیں۔ یہ کہتے ہیں یہ کام ہی مفید نہیں۔ چونکہ یہ بد دیانتی ہے اس لئے یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یا اس طرح کہ ایک مشن مقرر کرنا ہے جس کے لئے فلاں کو مقرر کرنا ہے اس پر ان کی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ وہ نہ جائے مگر بحث یہ شروع کر دیتے ہیں کہ مشن قائم کرنا ہی ٹھیک نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اصل معاملہ میں صحیح رائے دینی چاہیئے۔"

(۶) "جو سچی بات ہو اُسے تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیئے۔ خواہ اُسے کوئی پیش کرے۔ مثلاً ایک بات ایسا شخص پیش کرے جس سے کوئی اختلاف ہو مگر ہو سچی تو اگر کوئی اس کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ پیش کرنے والے سے اس کی مخالفت ہے تو بد دیانتی کرتا ہے۔"

(۷) "چاہیئے کہ کوئی رائے قائم کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لے۔ کئی لوگ پہلے رائے قائم نہیں کرتے۔ مگر فوراً بات سُن کر رائے ظاہر کرنے لگ جاتے ہیں۔ چاہیئے کہ لوگوں کی باتیں سُنیں۔ اُن کا موازنہ کریں۔ اور پھر رائے پیش کریں۔ اور نہ ایسا ہو کہ دوسروں کی رائے پر انکار کریں۔

ایک تو مَیں نے یہ کہا تھا کہ دوسرے کے لئے رائے نہ دی جائے۔ اور ایک یہ کہ دوسرے کے کہنے پر رائے قائم نہ کی جائے۔ مثلاً ایک کہے کہ فلاں کام میں خرابی ہے۔ دوسرا بغیر خرابی معلوم کئے کہے کہ ہاں خرابی ہے۔ اُسے خود اپنی جگہ تحقیقات کرنی چاہیئے۔"

(۸) "کبھی اس بات کا دل میں یقین نہ رکھو کہ ہماری رائے مضبوط اور بے خطا ہے۔ بعض آدمی اس میں ٹھوکر کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہماری رائے غلط نہیں ہو سکتی۔ اور پھر حق سے دُور ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ بچّے بھی عجیب بات بیان کر دیتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم بیویوں سے بھی مشورہ پوچھتے۔ حدیبیہ کے وقت ہی جب لوگ غصّہ میں تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا کیا جائے۔ انھوں نے کہا آپ جاکر قربانی کریں۔ اور کسی سے بات نہ کریں۔ آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ اور پھر سب لوگوں نے قربانیاں کر دیں۔ تو اپنی کسی رائے پر اصرار نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ بڑوں بڑوں کی رائے میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات معمولی آدمی کی رائے درست اور مفید ہوتی ہے۔ مجلس میں علم کی وسعت کے خیال سے بیٹھنا چاہیئے۔ ہاں یہ بھی عیب ہے کہ انسان دوسرے کی ہر بات کو مانتا جائے۔ سچّی اور علمی بات کو تسلیم کرو۔ اور جہالت کی بات کو نہ مانو۔"

(۹) "ہمیشہ واقعات کو مدّنظر رکھنا چاہیئے۔ احساسات کی پیروی نہ کرنی چاہیئے۔ کئی لوگ احساسات کو اُبھار دیتے ہیں اور پھر لوگ واقعات کو مدّنظر نہیں رکھتے۔ مَیں نے بھی ایک دفعہ احساسات سے فائدہ اُٹھایا ہے مگر ساتھ دلائل بھی پیش کئے تھے ...... احساسات کو تائیدی طور پر پیش کرنا اور اُن سے فائدہ اُٹھانا جائز ہے۔ مگر محض اُن کے پیچھے پڑ جانا یا ان کو اُبھار کر رائے بدلنا خیانت ہے۔ اگر کوئی یہ جانتا ہو کہ اس کے دلائل کمزور ہیں اور پھر وہ جذبات کو اُبھارے تو وہ بد دیانت ہے۔ اور اگر کوئی یہ جانتا ہو کہ دلائل غلط ہیں مگر احساسات کے پیچھے لگ کر رائے دے تو وہ بھی بد دیانت ہے۔"

(۱۰) "دو قسم کی باتیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ جن میں دُنیوی فائدہ زیادہ ہوتا ہے اور دینی کم۔ چونکہ ہم دینی جماعت ہیں اس لئے ہمیں اس بات کے حق میں رائے دینی چاہیئے جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو۔"

(۱۱) "ہمیشہ یہ بات مدّنظر رکھنی چاہیئے کہ ہماری تجاویز نہ صرف غلط نہ ہوں بلکہ یہ بھی مدّنظر رہے کہ جن کے مقابلہ میں ہم کھڑے ہیں ان کی تجاویز سے بڑھ کر اور مؤثر ہوں۔ اور ہمارا کام ایسا ہونا چاہیئے کہ دشمن کے کام سے مضبوط ہو۔ مثلاً اگر ایسی جگہ ایک مکان بناتے ہیں جہاں پانی کی رو نہیں آتی۔ وہ اگر زیادہ مضبوط نہیں تو خیر۔ لیکن جہاں زور کی رَو آتی ہو وہاں اگر مضبوط نہیں بنائیں گے تو غلطی ہوگی۔ پس ہماری مجلس شوریٰ میں یہی نہیں ہونا چاہیئے کہ اس میں غلطی نہ ہو۔ بلکہ یہ بھی ہو کہ ایسی اعلیٰ اور زبردست تجاویز ہوں جو دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ پس ایک تو یہ بات ہے کہ دشمنوں کے مقابلہ سے ہماری کوششیں اور تجاویز اعلیٰ ہوں۔ دوسری یہ کہ ہماری تجاویز ہماری پچھلی تجاویز

سے اعلیٰ ہوں۔ ان دونوں باتوں کو بھولنے سے قومیں تنزل میں پڑ جاتی ہیں۔ ان میں سے اگر ایک کو چھوڑ دیں تو بھی تنزل شروع ہو جاتا ہے.......“

(۱۲) ”رائے دیتے وقت یہ بات دیکھ لینی چاہیئے کہ جو بات پیش ہے وہ واقعہ میں مفید ہے یا مضر۔ مقابلہ میں آ کر کسی معمولی سی بات پر بحث شروع ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اس کا اصل بات کے مضر یا مفید ہونے سے تعلق نہیں ہوتا پس ذہنی باتوں پر بحث نہ شروع کرنی چاہیئے۔ بلکہ واقعہ کو دیکھنا چاہیئے کہ مفید ہے یا مضر۔“

(۱۳) ”سوائے کسی خاص بات کے یونہی دوہرانے کے لئے کھڑا نہ ہو۔ ضروری نہیں کہ ہر شخص بولے۔ ہاں اگر نئی تجویز ہو تو پیش کرے۔“

(۱۴) ”چاہیئے کہ ہر ایک اپنا وقت بھی بچائے اور دوسروں کا وقت بھی ضائع نہ کرے۔“

مشورہ اور اس کے اثر کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

”یہ نہیں کہ ووٹ لیے جائیں اور ان پر فیصلہ کیا جائے بلکہ جیسا اسلامی طریق ہے کہ مختلف خیالات معلوم کئے جائیں۔ اور مختلف تجاویز کے پہلو معلوم ہوں تاکہ ان پر جو مفید باتیں معلوم ہوں وہ اختیار کر لیں۔ اس زمانہ کے لحاظ سے یہ خیال پیدا ہوتا کہ کیوں رائے نہ لیں اور ان پر فیصلہ ہو۔ مگر ہمارے لئے دین نے یہی رکھا ہے کہ ایسا ہو اذا عزمت فتوکل علی اللہ۔ مشورہ لو۔ مگر جب ارادہ کر لو تو پھر اس بات کو کر لو۔ یہ نہ کہو کہ لوگ کیا کہیں گے۔ اور اسلام میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے جب ایران پر حملہ کیا گیا تھا تو دشمن نے ایک پل کو توڑ دیا۔ اور بہت سے مسلمان مارے گئے تھے۔ سعد بن ابی وقاص رضی نے لکھا کہ مسلمان تباہ ہو جائیں گے۔ اگر جلد فوج نہ آئے گی تو عرب میں دشمن گھس آئیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رائے طلب کی تو سب نے کہا۔ خلیفہ کو خود جانا چاہیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی خاموشی پر خیال آیا اور پوچھا۔ آپ کیوں چپ ہیں؟ کیا آپ اس رائے کے خلاف ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں میں خلاف ہوں۔ پوچھا کیوں؟ تو کہا اس لئے کہ خلیفہ کو جنگ میں شامل نہیں ہونا چاہیئے اس کا کام یہ ہے کہ لڑنے والوں کو مدد دے۔ جو قوم ساری طاقت خرچ کر دے اور جسے مدد دینے کے لئے کوئی نہ رہے۔ وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کے جانے پر شکست ہو گئی تو پھر مسلمان کہیں نہ ٹھہر سکیں گے۔ اور عرب پر دشمنوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لئے اور انہی کی بات مانی گئی۔ تو مشورہ کی غرض ووٹ لینے نہیں بلکہ مفید تجاویز معلوم کرنا ہے۔ خواہ وہ تھوڑے لوگوں کی اور چاہے ایک ہی کی بات مانی جائے۔ پس صحابہؓ کا یہ طریق تھا! اور یہی قرآن سے معلوم ہوتا ہے اور عارف کے لئے یہ کافی ہے“

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۳ تا ۱۵)

پارلیمنٹ کی نسبت شوریٰ کے طریق کی فضیلت واضح کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا:-

”پارلیمنٹ میں یہی ہوتا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ رائے نہ ملی تو گورنمنٹ ٹوٹ جائیگی۔ اس لئے ساری رائے دیتے ہیں تو عام طبائع ایسی نہیں ہوتیں کہ صحیح رائے قائم کر سکیں۔ اس لئے اکثر لوگ دوسروں کے پیچھے چلتے ہیں۔ اگر کہیں کہ وہ اہل الرائے ہوتے ہیں تو بھی یہی ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔ دونوں کا مقابلہ ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ زبردست مقابلہ رہتا ہے مگر شوریٰ میں یہ بات نہیں ہوتی کیونکہ اس میں پارٹی کا خیال نہیں ہوتا.........

پس چونکہ پارٹی ہوتی نہیں اور خلیفہ سب سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس کا تعلق سب سے ایسا ہی ہوتا ہے جیسے باپ بیٹے کا۔ بھائی بھائی تو لڑ پڑتے ہیں مگر باپ سے لڑائی نہیں ہوتی۔ چونکہ خلیفہ کا سب سے یکساں تعلق ہوتا ہے اس لئے اگر ان میں لڑائی بھی ہو جائے تو وہ دور کر دیتا ہے اور بات بڑھنے نہیں دیتا“

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۶)

گل اور کلیاں

خوشا! جو کشتگانِ پیار ہوں گے
فقط وہ شاملِ دربار ہوں گے

بہ بامِ قصرِ عالیشان امروز!
سنا ہے جلوہ گر سرکار ہوں گے

ملے گی باریابی ان کو ہی جو
فدائے احمدِ مختار ہوں گے

خلوص و پیار کے مجسم پیکر
یہی جو والہ و سرشار ہوں گے

کفن بردوش جو آئیں وغا میں
خوشا! فردوس کے سردار ہوں گے

سحر کلیوں سے گل نے یہ کہا تھا
کہ صادق اس گھڑی بیدار ہوں گے

مساجد ذکر سے معمور ہوں گی!
ثنا خوانِ شہِ ابرار ہوں گے

ملائک آسماں پہ گل بداماں!
پئے تائیدِ حق تیار ہوں گے

بہت ہی شاد کروبی فلک پر
کہ اب صادق ہی منصبدار ہوں گے

ذرا بلبل کو بھی آواز دیتا
انھی کچھ قول اور اقرار ہوں گے

عقیدت کے تحائف پیش ہونگے
نمایاں اور بھی شہ کار ہوں گے

مئے کہنہ بجامِ نو بٹے گی
مگر باہوش وہ میخوار ہوں گے

عبادت ہوگی جن میں سکوں سے
معابد گنبد سے درکار ہوں گے

جہاں جنسِ وفا ارزاں ہوگی!!
جہاں میں ایسے ہی سنسار ہوں گے

سکوں جن میں ملے ہر خستہ جاں کو
نئے تعمیر وہ امصار ہوں گے

ملے گا عدل اور انصاف جن سے
کچھ ایسے بھی حسیں دربار ہوں گے

جہاں میں امن قائم کر سکیں جو
بہادر وہ سپہ سالار ہوں گے

جھکیں گے سر بارگاہِ ایزدی میں
یہی وہ کشتگانِ پیار ہوں گے

محبانِ شہِ بطحیٰ و یثرب
ہمیشہ دین کے انصار ہوں گے

عقیدت کیش آلِ مصطفیٰ کے
سراپا مہبطِ انوار ہوں گے

فدا کارانِ دینِ شاہِ بطحیٰ
سدا مظلوم کے غمخوار ہوں گے

چلیں جو اسوۂ خیر الرسلؐ پر
وہی روزِ جزا ابرار ہوں گے

یہی فرما رہے ہیں میرے آقا
زہے! جو شائقِ اذکار ہوں گے

کریں جب لا الٰہ کا ذکر دل سے
تو کیوں صیقل نہ پھر افکار ہوں گے

محبت ہی فقط ہوگی نہ نفرت
نہ کلفت ہی، نہ کچھ آزار ہوں گے

شرافت غلبہ پائے گی دلوں پر
بدی سے لوگ خود بیزار ہوں گے

گھٹا ظلمت کی چھٹ جائیگی یکسر
عیاں قرآن کے انوار ہوں گے

رہے گا نورِ حق دنیا پہ تاباں
الا! ظاہر یہ سب اسرار ہوں گے

حقیقت آشنا بندے خدا کے
قنیع و صاحبِ ایثار ہوں گے

قدم چومے گی ان کے کامرانی!
جو حق گو اور خوش گفتار ہوں گے

نزولِ رحمتِ حق ان پہ ہوگا
حقیقت میں جو باکردار ہوں گے

جو سر زد نیکیاں ہوں زندگی میں
وہی فردوس میں اثمار ہوں گے

یہ سن کر وجد میں آئیں وہ کلیاں
کہ ویرانے بھی پھر گلزار ہوں گے

خرابے پھر بنیں گے رشکِ جنت
بیاباں موردِ انہار ہوں گے

جہاں میں گل کدے سجتے رہیں گے
نہالِ سوختہ بردار ہوں گے

چلے آئیں گے بلبل سیرِ گل کو
عنادل نغمہ خواں صد بار ہوں گے

برستا ہی رہے گا ابرِ رحمت!
برومند دین کے اشجار ہوں گے

چمن زاروں میں گزریں گی بہاریں
ہمیشہ زیرِ پا کہسار ہوں گے

بنی آدم بنیں گے بھائی بھائی
سدا باہم دگر غمخوار ہوں گے

ولیکن اصل خوش قسمت وہی ہیں
جو عشاقِ شہِ ابرار ہوں گے

متمنی دعا: ناکسار عبد الرحیم راٹھور

خلافتِ ثانیہ کے فیوضِ علمی کا چشمۂ رواں

از مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا تھا۔

"تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔" (الوصیت)

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کا وجود اگرچہ جماعت احمدیہ کے اصحاب فراست پر روز اوّل سے عیاں تھا۔ لیکن مندرجہ بالا ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق ظاہر بینوں اور فراست سے تہی لوگوں کے لئے ابتلا ثابت ہوا۔ اس امتحان میں بھی حکمت الٰہی مضمر تھی تا ایک موعود من اللہ کے مقابلہ میں انا خیر منہ کہنے والوں کی حقیقت دنیا پر اور خود اُن پر آشکار ہو۔ ایسے لوگوں نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی تحقیر کے مدّ نظر کبھی آپ کو ناتجربہ کار کہا۔ کبھی اپنے مقابلہ میں بچہ قرار دیا اور جاننے کے باوجود کہ حضور موعود فرزند ہیں۔ اور آپ کے بارہ میں پیشگوئیوں میں واضح اظہار موجود ہے کہ یہ وجود اپنے وقت پر دنیا میں ایک انقلاب برپا کرے گا۔ چنانچہ اہل پیغام کے مقابلہ میں آنے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے علوم ظاہر ہونے شروع ہو گئے گویا خدا تعالیٰ کے نزدیک آپ کے علوم کے ظاہر ہونے کا وقت آپہنچا تھا۔ جونہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت پر متمکن فرمایا۔ حضور نے سنت نبویؐ کی اقتداء میں خدا تعالیٰ کے حضور التجائیں کیں جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

"میرے دل میں تبلیغ کے لئے اتنی تڑپ تھی کہ میں حیران تھا اور سامان کے لحاظ سے بالکل قاصر۔ پس میں اُس کے حضور ہی جھکا اور دعائیں کیں اور میرے پاس تھا ہی کیا؟۔ میں نے بار بار عرض کی کہ میرے پاس نہ علم ہے نہ دولت۔ نہ کوئی جماعت ہے نہ کچھ اور ہے جس سے میں خدمت کر سکوں۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ اس نے میری دعاؤں کو سنا اور آپ ہی سامان کر دیئے اور تمہیں کھڑا کر دیا کہ میرے ساتھ ہو جاؤ۔ پس آپ وہ قوم ہیں جس کو خدا نے چن لیا اور یہ میری دعاؤں کا ایک ثمرہ ہے جو اس نے مجھے دکھایا۔ اس کو دیکھ کر میں یقین رکھتا ہوں کہ باقی ضروری سامان بھی وہ آپ ہی کرے گا۔ اور ان بشارتوں کو عملی رنگ میں دکھا دے گا۔ اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہو گی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گذرے گا۔ جس میں میرے شاگرد نہ ہونگے۔ کیونکہ آپ لوگ جو کام کریں گے وہ میرا ہی کام ہو گا۔"

(منصب خلافت صے۱۷)

حضرت مصلح موعودؓ کے ان ملفوظات گرامی کا ایک ایک لفظ یہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ علوم آپ کو اتقوا اللہ ویعلمکم اللہ کے ارشاد ربانی کے مطابق ملے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی اسی حقیقت کو آشکار کرتا ہے۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ علوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شاگردی میں حاصل کئے۔ اس وصف نے آپ کو دیگر تمام اُستادوں کی خوشہ چینی سے بے نیاز کر دیا جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے

دگر اُستاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

ان علوم سے مستفیض ہونے اور آپ کی شاگردی کا شرف پانے کے ساتھ ساتھ آپ اپنے آقا کے علوم کی برتری کا کیسے برملا اظہار فرماتے ہیں نیز ان علوم کی افادیت کا حلقہ بھی کس قدر وسیع ہے۔ ان امور کا اندازہ اس شعر سے بخوبی ہو سکتا ہے

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

یعنی معارف کا یہ دریائے رواں جس سے میں مخلوق خدا کو سیراب کر رہا ہوں میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے سمندر میں سے صرف ایک قطرہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا پر علمی اعتبار سے اُسی طرح حجت قائم فرمائی ہے۔ جیسا کہ اپنے زمانہ میں آپکے آقا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ ان کا جواب پیش کرنے کی کسی کو آج تک توفیق نہیں ملی۔

یعنیہ جو شخص حسن و احسان میں آپ کا نظیر کہلایا یعنی سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اُس نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بمطابق حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم آپ کی شاگردی میں بطور وراثت حاصل کئے اور پھر پورے وثوق سے یہ اعلان فرمایا کہ اب قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گذرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے۔ کیونکہ آپ لوگ جو کام کریں گے۔ وہ میرا ہی کام ہوگا۔

گویا آپ کو خدا تعالیٰ نے نبی کی جانشینی بخشی۔ نبی کے علوم بخشے اور خود ہی ایسے شاگرد بخشے جو قیامت تک علوم کے سلسلہ کو دنیا میں جاری و ساری رکھنے والے ہوں گے۔

انشاء اللہ جب ہم ان حقائق کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس طرح آپ پر ظاہر فرمایا تھا بعینہٖ اُسی طرح یہ علوم خدا تعالیٰ نے آپ کو سکھائے جنہیں آپ نے اپنے افادات کے ذریعہ جماعت کے لئے چشمۂ جاریہ بنا دیا۔ جماعت کے ہر فرد نے آپ کے علوم سے اپنے اپنے ظرف کے مطابق سیرابی حاصل کی حتیٰ کہ وہ لوگ جو بہت ہی سادہ طبع اور کم علم سمجھے جاتے ہیں اُن کی زبان سے ایسے ایسے حقائق و معارف خدا تعالیٰ نے جاری فرمائے کہ بے شک گونگوں کو زبانیں ملیں۔ بسا اوقات اپنی ملاقاتوں میں حضور سادہ سے سادہ اور غریب الطبع دیہاتی افراد جماعت سے جب ان کی مادری زبان میں یہ حقائق و معارف قرآن سنتے تو وجد میں آجاتے ان کی قرآن دانی کی یہ شان ہے تو باقیوں کا قیاس کر کے ان کی اعلیٰ علمی حالت کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ حضور نے اپنی خداداد قابلیت اور صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے جو درسگاہیں قرآن مجید۔ احادیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے خلفاء کرام کے علوم سکھانے کے لئے جاری فرمائیں اور پھر روز اوّل سے معلم قرآن کے فریضہ کی بجا آوری شروع فرما کر مردوں عورتوں چھوٹوں بڑوں سب کو ان علوم سے کما حقہ فیضیاب فرمایا اور اب بفضلہٖ اس شاگردی کا دامن ساری جماعت کے سارے افراد تک پھیلا ہوا ہے۔ اُن میں یہ اندازہ لگانا کہ کس کے علم کا کیا پایہ ہے خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ فوق کل ذی علم علیم کا منظر نظر آتا ہے اور جہاں تک ان علوم کی افادیت کا تعلق ہے ہر ملک ہر قوم اور ہر خطہ سے عام شہادتیں مل رہی ہیں کہ ان علوم سے ہی لوگوں کو ہدایت مل رہی ہے۔ اور ان کی عملی زندگیوں میں پاکیزہ تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ ہر احمدی مبلغ جو میدان تبلیغ میں جاتا ہے وہ ان علوم کی خوشہ چینی کے بغیر صحیح کام نہیں کر سکتا آپ کے علوم سے قرآنی آیت ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر کی شان ظاہر ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ آپ کے شاگردوں ان کی اولادوں اور آئندہ نسلوں کے علوم میں روز بروز ترقی عطا فرما رہا ہے۔ ان کی استعدادیں ارتقا کی منازل طے کر رہی ہیں۔ یہ تو اس کام کے درمیانی مراحل ہیں۔ ابھی تو اس کام نے بفضلہ ترقی اور عروج کی منازل طے کرنی ہیں۔ جیسا کہ ہمارے موجودہ امام ہمیں بار بار توجہ دلا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کے علوم و معرفت میں کمال عطا کرنے کے وعدے ہیں ان کے مطابق خدا تعالیٰ جیسے جیسے وہ وقت قریب آرہا ہے جماعت کے افراد کی استعدادوں میں علمی تدریجی ترقی لا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ یہ سلسلہ اپنے ارتقا کی منازل طے کرتے ہوئے اپنے موعود مقام کو ضرور پہنچے گا۔ اور تاریخ احمدیت میں جو مقام حضرت مصلح موعودؓ کے لئے مخصوص ہے وہ آپ کو مل کر رہے گا۔ اب تو یہ گھڑی بہت قریب نظر آتی ہے کہ آپ کی یہ پیشگوئی بچے بچے کی زبان پر جاری ہونے والی ہے انشاء اللہ ؎

اک وقت آئیگا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اُس فدائی پہ رحمت خدا کرے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

منصب خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

مرتبہ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیا مبلغ سلسلہ مقیم جمشید پور

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے وصال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت "ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ" (مشکوٰۃ) اور "ما کانت نبوۃ قط الا تبعتہا خلافۃ" (کنز العمال) کے مطابق جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کے رنگ میں خلافت حقہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا۔ اور سیدنا نور الدین اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منصب خلافت پر متمکن ہوئے۔ جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے اس بابرکت روحانی نظام کے قیام کے ذریعہ نہ صرف اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا بلکہ اللہ نے جماعت کو بھی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازا اور آج یہ بات وثوق و یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا بلکہ ہر چڑھنے والا سورج جماعت احمدیہ کو پہلے سے زیادہ مضبوط پاتا ہے۔ اس وقت ہم خلافت ثالثہ کے بابرکت دور میں سے گذر رہے ہیں۔ ہمارے موجودہ امام ہمام ایدہ اللہ الودود نے خلیفہ وقت کے مقام اور نظام خلافت کی اہمیت کو جماعت کے ذہنوں میں جس طور سے راسخ کیا ہے اسے دیکھ کر دل قوت ایمانی اور وابستگی کے جذبہ سے سرشار ہو جاتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور پرنور کے چند انتہائی بصیرت افروز ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔

خلیفہ کسے کہتے ہیں

خلیفہ وقت کے رفیع الشان روحانی منصب و مقام کی وضاحت کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

"خلیفہ کے معنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل جانشین کے ہیں جو ضرورت کے وقت تجدید دین کی خاطر آئے اور ان میں صحیح اسلامی روح پیدا کرے اور بدعات کو اسلام سے باہر پھینک دے اور ایسے سامان پیدا کرے امت مسلمہ کے لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بن سکیں۔"

(الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۶۷ء ص ۳)

پھر فرمایا:- "امت محمدیہ میں ہر وہ شخص جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کے ذریعہ کوئی خیر حاصل کی یا کوئی فائدہ حاصل کیا اور اسے لوگوں تک پہنچایا وہ اپنے محدود دائرے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور نائب ہے۔"

(الفضل ۲۱ مئی ۱۹۶۸ء ص ۵)

خلیفہ خدا بناتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی وفات کے بعد منصب خلافت پر سرفراز ہونے کے بعد اپنے پہلے خطاب میں صحیح اسلامی نظریہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"مجھ کو خدا تعالیٰ نے جماعت کے لئے ڈھال بنایا تھا۔ اس ڈھال کو اس نے ہم سے لے لیا اور اس نے مجھے آگے کر دیا۔ میں بہت ناچیز ہوں۔ بلکہ کچھ بھی نہیں۔ خلیفہ بننے کی خواہش تو کجا میرے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا۔ مجھ سے زیادہ قابل جماعت میں موجود ہیں۔ لیکن جب سے میں نے ہوش سنبھالی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا۔"

(الفضل ۳ دسمبر ۱۹۶۵ء ص ۱)

پھر فرمایا:- "خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں کوئی روحانیت اور بزرگی اور طہارت اور تقویٰ حاصل نہیں اسے وہ بہت کمزور جانتے ہیں اور بہت حقیر سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں انہیں کہتا ہے کہ مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے یہ بندہ بے شک نحیف، کم علم، کمزور، کم طاقت اور تمہاری نگاہ میں طہارت اور تقویٰ سے عاری ہے۔ لیکن اب وہ میری پناہ میں آگیا ہے۔ اب تمہیں بہرحال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخاب خلافت کے وقت اس کی منشاء پوری ہوتی ہے۔ اور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں۔"

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء ص ۳)

جماعت احمدیہ میں خلافت

جماعت احمدیہ میں خلافت کے بارہ میں تقدیر خسروانہ بتاتے ہوئے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا کہ تیرے بعد میں ایک ایسا سلسلہ قائم کر رہا ہوں جو قیامت تک رہے گا...... آپ نے فرمایا میں خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت ہوں۔ خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اپنی زبردست قدرت کا مظاہرہ کیا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی قدرت ثانی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ اسلام کے غالب کرنے کے لئے اس نے ایک نظام قائم کر دیا ہے فرمایا ایک زبردست قدرت جو میرے بعد ظاہر ہونے والی ہے یہ بلا انفصال یعنی کسی وقفے کے بغیر قیامت تک تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الفضل ۱۱ نومبر ۱۹۶۸ء ص ۲)

خلافت احمدیہ حضرت مسیح موعود کے مشن کی ضامن ہے

فرمایا:- "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند اور آپ کے عقیدتی جانشین حضرت مسیح موعودؑ نے بارہا فرمایا کہ ناکامی میرے خمیر میں نہیں ہے۔ خلافت احمدیہ بھی چونکہ قدرت ثانیہ ہے اور آپ کا ظل ہے اور آپ کی نیابت میں آپ کے مشن کی تکمیل کی ضامن ہے اس لئے آپ کے خلفاء کے خمیر میں بھی ناکامی شامل نہیں اور نہ ہے ...... تاریخ شاہد ہے کہ ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک وہ شاندار کام ہوئے اور اسلام کو وہ شاندار ترقیات نصیب ہوئیں کہ قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو گئی۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کا جب وصال ہوا تو بعض لوگوں نے سمجھا کہ بس اب خلافت احمدیہ باہمی نزاع کی نذر ہو کر رہ جائے گی۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت مصلح موعودؓ کے حسن تربیت کا نتیجہ تھا کہ خلافت ثالثہ کا انتخاب ایسے پر امن طریق پر عمل میں آیا کہ دشمنوں کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔" (الفضل ۲۷ اگست ۱۹۷۱ء)

خلفاء کے انتخاب میں حکمت

خدا تعالیٰ کبھی خلافت کے لئے اس شخص کو چن لیتا ہے جو قوم کی نگاہ میں بڑا ہوتا ہے اور کبھی اپنی قدرت کا مظاہرہ اس رنگ میں کرتا ہے کہ ایک بچے کو چن لیتا ہے اور کبھی وہ کسی ادھیڑ عمر انسان کو چن لیتا ہے اور ایسے وقت میں خوف کی حالت امن کی صورت میں بدل دیتا ہے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا میں اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے جو وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا میں بیان ہوا ہے۔ تو جس خوف کا آیت استخلاف میں ذکر ہے وہ وہی خوف ہے جس کو یہاں یوں بیان کیا ہے کہ ایک گڑھا ہے آگ اس میں بھڑک رہی ہے اور اس کے کنارے پر وہ کھڑے ہیں اس سے زیادہ اور خوف کیا ہو سکتا ہے جب کہ وہ آگ خدا تعالیٰ کی لعنت کی آگ ہے۔ اس کے قہر کی آگ ہے۔ اس کی ناراضگی کی آگ ہے۔

تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت قوم پر ایک نہایت ہی خوف کا وقت ہوتا ہے کہ کہیں وہ اس آگ کے گڑھے میں گر نہ جائیں تب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا ایک نظارہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں اور وہ غنی ہے

دنیا میں سب سے زیادہ متقی دنیا میں سب سے زیادہ مطہر دنیا میں سب سے زیادہ بڑا عالم۔ دنیا میں سب سے بڑا عاشق قرآن اور عاشق رسول کہلاتے ہیں، خدا تعالیٰ ان کا بھی محتاج نہیں بلکہ یہی شخص اس کا محتاج ہے پس اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا نظارہ اس طرح دکھاتا ہے کہ کبھی وہ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے اس شخص کو چن لیتا ہے جو قوم کی نگاہ میں بوڑھا ہوتا ہے جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو بہت دفعہ طعنہ دیا گیا کہ بوڑھا آدمی ہے سمجھ کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ بڑھاپا نہیں ہے لیکن ہے میری پناہ میں میری گود میں۔ اس واسطے تم اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے۔

کبھی خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا اس طرح مظاہرہ کرتا ہے کہ ایک بچے کو چن لیتا ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ بچہ ہے قوم تباہ ہو جائے گی ناسمجھ ہے کم علم ہے کم تجربہ ہے مگر خدا کہتا ہے کہ بے شک یہ بچہ ہے تمہاری نگاہ میں تو بچہ ہے لیکن میں اپنی قدرت اس کے ذریعہ سے ظاہر کروں گا تب وہ قدرت ثانیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور پھر یہی بچہ ان لوگوں کا منہ بند کر دیتا ہے جو اسے بچہ سمجھنے والے اور بچہ کہنے والے ہوتے ہیں۔

کبھی وہ کسی ادھیڑ عمر انسان کو چن لیتا ہے جسے دنیا اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق نااہل سمجھتی ہے۔ کم علم سمجھتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ یہ کام اس کے بس کا نہیں ہوتا لیکن کونسا کام ہے جو اس کے بس کا نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ اسے چنتا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کے نفس کو اپنی عظمت اور جلال کے جلوہ کے ساتھ کلی طور پر فنا کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں پر کبھی ایسی حالت بھی وارد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار میں کبھی وہ اس طرح محو اور گم ہو جاتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا ہے کہ وہ ساری دنیا میں منادی کر دیں کہ مجھے تم میں سے کسی کی ضرورت نہیں ہے اور پھر خدا تعالیٰ ان سے جو اور جس قدر کام لینا چاہتا ہے اسی قدر ان کی مدد اور نصرت بھی کرتا چلا جاتا ہے اور اس طرح وہ دنیا پر ثابت کرتا ہے کہ خدا ہی حقیقتاً سب قدرتوں والا اور سب طاقتوں والا ہے (الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء)

نظام احمدیت اور غلبۂ اسلام

خلافت کا انعام اس امر کے ساتھ مشروط ہے کہ جماعت مومنین اس نظام کی قدر و قیمت کو پہچانے اور اس کی بقا و دوام کے لئے مناسب جد و جہد اور کوشش جاری رکھے۔ اور ہر فرد یہ جان لے کہ اسلام کی ترقی اور خدا تعالیٰ کی برکتوں کا حصول اسی نظام اور اس کی بقا سے وابستہ ہے اس کے پیش نظر آپ نے ارشاد فرمایا:- "خلیفۂ وقت جو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ ہے اس کی طرف آپ کے کان ہونے چاہئیں اور اس کی طرف آپ کی آنکھیں لگی رہنی چاہئیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ دنیا میں اسلام جلد تر غالب آجائے۔ (الفضل ۲۸ مارچ ۶۷ء صفحہ ۳)

پھر فرمایا:-

"اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں غلبۂ اسلام کی جنگ مادی ہتھیاروں سے نہیں بلکہ خلق عظیم کی پیروی میں خلافت کی ڈھال کے پیچھے لڑی جاتی ہے۔"

(الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۳)

غلبۂ اسلام کے تقاضے اور خلافت

جماعت احمدیہ سری لنکا کے نام ارسال پیغام میں حضور نے فرمایا:-

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو عظیم روحانی انقلاب آج سے چودہ سو سال قبل بپا ہوا تھا اس کی حرکت اب اپنے آخری عروج کے دور میں داخل ہو چکی ہے جس کا ذکر قرآن کریم نے لیظہرہ علی الدین کلہ کے الفاظ میں کیا ہے یہ وہ دور ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا کو امت واحدہ بنا کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔

اس دور کے دو بنیادی مطالبے ہیں ایک یہ کہ ہماری صفوں میں ہر لحاظ سے کامل اور پختہ اتحاد قائم رہے ایسا اتحاد جس میں کسی قسم کا رخنہ نہ ہو دوسرے یہ کہ غلبۂ اسلام کے لئے جو منصوبے اور تدابیر اختیار کی جائیں ان میں بھی کامل اتحاد اور یک جہتی ہونی چاہیئے ایسے منصوبوں کو جن کا تعلق یورپ اور ایشیا اور دنیا کی متفرق آبادیوں سے ہو یکجہتی کے ساتھ بروئے کار لانے کا عظیم کام اس وقت سرانجام پا سکتا ہے جب اس کی باگ ڈور ایک ہی قابل اعتماد وجود کے ہاتھ میں ہو وہ وجود قرآن کریم کے مطابق خلافت ہے خدا تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا ہے اور وہی اس کی تائید اور حفاظت کرتا ہے یہ اس کا وعدہ ہے۔ اسلام کے دور اول میں جب خلافت مٹ گئی تو مسلمان پھر ایک ہاتھ پر جمع نہ ہو سکے اور ان میں انتشار بڑھتا چلا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے تحت دوبارہ اس کا احیاء کیا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم اس اتحاد کو (اتحاد عملی کو) اور ہم اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں متحد کیا ہے۔"

(الفضل ۲۴ مئی ۱۹۷۵ء صفحہ ۳)

نظام خلافت سے وابستگی

پس اے میرے عزیز بھائیو! اور بہنو! جو برکات تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ (خلافت و مجددیت) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نظام خلافت کے دامن کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھنے اور اس سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محترم الحاج میاں محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی مقبرہ بہشتی قادیان میں تدفین!

قارئین بدر کو قبل ازیں یہ افسوسناک اطلاع دی جا چکی ہے کہ محترم الحاج میاں محمد حسین صاحب چنیوٹی مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ مورخہ ۳ و ۴ ہجرت (مئی) کی درمیانی شب بوقت بارہ بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث بعمر ۸۰ سال اس دار فانی سے کوچ کر کے عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے ان کے فرزند مکرم ظفر احمد صاحب مورخہ ۴ ہجرت (مئی) کو اپنے مرحوم والد کا تابوت کلکتہ سے بذریعہ طیارہ امرتسر اور وہاں سے بذریعہ ٹیکسی قادیان لائے۔ اسی روز بعد نماز عشاء صحن مدرسہ احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے کثیر التعداد مقامی احباب کی معیت میں مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی۔ ازاں بعد تابوت کو یکے بعد دیگرے کندھا دیتے ہوئے مقبرہ بہشتی لے جایا گیا جہاں قطعہ نمبر ۱ میں مرحوم کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔

مرحوم میاں محمد حسین صاحب پندرہ سال کی چھوٹی سی عمر میں ہی تلاش معاش میں اپنے آبائی وطن چنیوٹ (حال پاکستان) سے ہجرت کر کے کلکتہ آگئے تھے جہاں کچھ عرصہ انہوں نے مختلف جگہوں پر ملازمت اختیار کی۔ اور پھر معمولی پیمانے پر اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت عطا فرمائی۔ طبیعت ابتداء سے ہی دینی مسائل اور مطالعہ کتب کی طرف مائل تھی۔ اس لئے ان کی ذاتی تحقیق اور جستجو کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو سنہ ۱۹۳۵ء میں قبول احمدیت کی سعادت عطا فرمائی۔ اس کے بعد سے اب تک مرحوم کو جماعت احمدیہ کلکتہ میں مختلف اہم عہدوں پر فائز رہ کر نمایاں رنگ میں خدمات بجا لانے کا موقعہ ملا۔ اسی اثنا میں آپ کم و بیش چار سال تک جماعت احمدیہ کلکتہ کے امیر بھی رہے۔

مرحوم انتہائی مخلص، پابند صوم و صلوٰۃ، انتہائی سادہ و منکسر المزاج۔ کتب سلسلہ کے مطالعہ کا بے حد شوق رکھنے والے اور مرکز سلسلہ کی ہر تحریک پر والہانہ لبیک کہنے والے فدائی احمدی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں اور چھ بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

اخبار احمدیہ — بقیہ صفحہ ۲

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد از جلد کامل صحت و شفایابی سے نوازے۔ آمین۔

★ — قادیان میں جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

خلافتِ موسوی اور خلافتِ محمدی

از مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ موسویہ اور سلسلۂ محمدیہ کو ایک دوسرے کے مشابہ قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء کے مشابہ ہیں حتیٰ کہ ہر دو اقوام اور ان کے مخالفین بھی ایک حد تک مماثل و مشابہ ہیں۔ ان مشابہتوں کا تذکرہ قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں ملتا ہے۔

(۱) سورۃ مزمل میں ارشاد باری ہے۔

انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا (آیت ۱۶)

(ترجمہ) اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے اسی طرح جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

مذکورہ آیت میں کما کے لفظ کے ذریعہ

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا گیا ہے

○ اسی طرح فرعون کے لفظ سے اس طرف اشارہ ہے کہ مخالفین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخالفین موسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہیں۔

خلافتِ موسویہ اور خلافتِ محمدیہ کی مشابہت سورۃ النور کی درج ذیل آیت میں بیان ہوئی ہے۔

(۲) وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم

(ترجمہ) اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا (یعنی ان میں سے خلیفے بنائے گا) جس طرح ان سے پہلے لوگوں (بنو اسرائیل) کو خلیفہ بنا دیا تھا۔

○ مذکورہ آیت میں بھی کما کے لفظ کے ذریعہ خلفاء محمدیہ کو خلفاء موسویہ کے مشابہ بتایا گیا ہے۔

(۳) احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمتِ محمدیہ کو اُمتِ موسویہ کے مشابہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ درج ذیل حدیث سے یہ بات ثابت ہے

لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموھم قیل یا رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن؟ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

(ترجمہ) آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے گذری ہوئی اُمتوں کے نقشِ قدم پر چلوگے بالشت بالشت، ہاتھ بہ ہاتھ حتیٰ کہ اگر کوئی قوم گوہ یعنی سوسمار کے سوراخ میں داخل ہوئی ہوگی تو تم بھی ایسا ہی کروگے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا پہلی اُمتوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ نہیں تو اور کون؟

زیر نظر مضمون میں صرف یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ خلافتِ محمدیہ خلافتِ موسویہ کے مشابہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یشوع بن نونؑ خلیفہ بنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تختِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ عہد نامہ قدیم میں سے یشوع کی کتاب کو پڑھ لیا جائے اور ساتھ ہی سیرتِ ابوبکر کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ گویا دونوں ایک ہی وجود ہیں یہاں چند ایک مشابہتیں تحریر ہیں:-

○ — حضرت موسیٰ کی موت کی خبر سب سے پہلے حضرت یشوع کو ہوئی (یشوع باب ۱) اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر اوّلاً حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو ہوئی۔

○ — حضرت اسامہؓ کے لشکر کا ناتمام کام حضرت موسیٰؑ کے ناتمام کام سے مشابہت رکھتا ہے جبکہ وہ راستے میں ہی فوت ہوگئے تھے۔

○ — حضرت یشوعؑ نے دین کے منکروں اور مفسدوں کو ہلاک کیا۔ اسی طرح بہت سے جھوٹے پیغمبر حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھوں مارے گئے۔

○ — حضرت یشوعؑ ایسے وقت میں خلیفہ بنے جبکہ شدید مخالفتوں کا سامنا تھا (یشوع باب ۱) ایسا ہی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ شدید مخالفتوں، ارتداد اور جھوٹے نبیوں کے دعووں کی وجہ سے میرے باپ پر جبکہ وہ خلیفۃ الرسولؐ تھے وہ مصیبتیں پڑیں کہ اگر وہ غم اور مصیبتیں کسی پہاڑ پر گرتیں تو پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

○ — حضرت یشوع موسیٰؑ کی قوم میں سے تھے اور حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کی قوم میں سے۔

جس طرح حضرت یشوعؑ اور حضرت ابوبکرؓ میں مشابہت و مماثلت تامہ ثابت ہے اسی طرح حضرت یشوعؑ کے بعد آنے والے خلفاء اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد کے خلفاء میں بھی مشابہتیں ثابت ہیں (یاد رہے خلفاء سے مراد خلفاء راشدین کے بعد مجددین ہیں نہ کہ سیاسی خلفاء) اور یہ مماثلت اکمل اور اتم رنگ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیرھویں اور آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرھویں خلیفہ حضرت مسیح موعودؑ جو درحقیقت خاتم الخلفاء ہیں میں پائی جاتی ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھو "تحفہ گولڑویہ")

ایک بات قابلِ ذکر ہے کہ حضرت یشوع سمیت ۱۲ خلفاء اُمتِ موسویہ کے اسرائیلی تھے اسی طرح حضرت ابوبکرؓ سمیت ۱۲ خلفاء اُمتِ محمدیہ کے قریشی تھے چنانچہ حدیث کی کتاب مشکوٰۃ باب مناقب قریش میں درج ہے

عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش — یعنی اسلام بارہ خلیفوں تک غالب رہے گا اور وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔

لیکن ہر دو سلسلوں کے تیرھویں خلفاء یعنی حضرت مسیح ناصریؑ اور مسیح موعودؑ اپنے اپنے انبیاء کی قوم میں سے نہیں حضرت عیسیٰ اسرائیلی نہیں تھے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ اپنے باپ کی رو سے اس قوم میں سے نہیں تھے اسی طرح مسیح موعودؑ قریشی نہیں (اس کا ذکر مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے اپنے رسالہ "اشاعۃ السنہ" میں کیا ہے)

حضرت مسیح ناصریؑ اور حضرت مسیح موعودؑ میں چند ایک مشابہتیں درج ذیل ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ہر دو بزرگان کی سیرتوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

○ — مسیح موسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ٹھیک تیرہ سو سال کے بعد مبعوث ہوئے مسیح محمدی آنحضرت صلعم کے ٹھیک تیرہ سو سال کے بعد مبعوث ہوا۔

○ — جو سلوک یہودیوں نے حضرت عیسیٰ سے کیا وہی سلوک یہود صفت مسلمانوں نے مسیح محمدی سے کیا۔

○ — جب مسیح ناصری مبعوث ہوئے اس وقت یہودیوں کی حکومت نہ تھی بلکہ وہ رومی حکومت کے ماتحت تھے اسی طرح جب مسیح محمدی مبعوث ہوئے مسلمانوں کی حکومت نہیں تھی اور وہ انگریزوں کے ماتحت تھے۔ بارھویں خلیفہ حضرت سید احمد بریلوی رحم جن کے مقابل پر موسوی سلسلہ میں حضرت یحییٰ تھے کے زمانے تک اسلامی حکومت کا نشان موجود تھا۔

○ — جس طرح حضرت عیسیٰؑ کے ایک مرید یہودا اسکریوطی نے ۳۰/- روپے کے عوض آپؑ کو پکڑوا دیا تھا اسی طرح مسیح محمدی کے ایک ادعائی مرید عبد الحمید نے نصرانیوں کے پاس جا کر ان کی لالچ میں گرفتار ہو کر قتل کا مقدمہ دائر کیا (مزید تفصیل کے لئے دیکھو "کتاب البریۃ")

○ — حضرت مسیح ناصریؑ کے بعد خلافت کا سلسلہ چلا جو عیسائیوں میں کسی بھی رنگ میں اب تک موجود ہے اسی طرح مسیح محمدی جو اس سلسلہ کا خاتم الخلفاء ہے کی پیروی میں خلافتِ حقہ کا سلسلہ جاری ہے۔

اس موقع پر ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے۔ علم البلاغت کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ مشابہت مغائرت کو چاہتی ہے یعنی جب بھی کسی چیز کو کسی چیز سے مشابہت دی جاتی ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کی غیر ہوتی ہیں نہ کہ عین لیکن فی زمانہ علماء اور عام مسلمانوں کا یہ خیال کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر اُمتِ محمدیہ کی اصلاح کریں گے منشاء قرآنی پر ایک کاری ضرب ہے اور ایک بیجا تحکم ہے کہ بارہ خلیفوں کو تو حسبِ منشاء "کما" کے لفظ کے اسرائیلی خلیفوں کا غیر سمجھا

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

خلافت کا بابرکت نظام اور ہماری ذمہ داریاں

(از محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد (آندھرا پردیش))

تاریخ اسلام زبان حال سے چیخ چیخ کر یہ اعلان کر رہی ہے کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت کا بابرکت نظام قائم رہا مسلمان اپنی آن بان شان میں شاہانہ حیثیت رکھتے تھے اور جب مسلمانوں نے خلافت کی عظیم نعمت سے منہ موڑا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے مشروط وعدے کے مطابق انہیں محکوم بنا دیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ آیت استخلاف میں فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کرے گا اور ان کی خوف کی حالت امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اطاعت کریں گے جیسے کہ قرآن شریف میں حکم ہے کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ اگر تم کو یہ منظور ہے کہ خدا کے محبوب بنو تو اس کے رسول کی پوری اتباع کرو ۔۔۔ تو معلوم ہوا کہ انعام کے طور پر اللہ تعالیٰ خلافت جیسی نعمت عطا کرے گا۔ یہاں لفظ اگر بیان کر کے خلافت کا وعدہ مشروط بنایا گیا ہے۔ اگر مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اطاعت کریں گے۔ اگر خلافت کے قائل رہیں گے اور اس غرض کے لئے مناسب حال سعی کریں گے تو پھر پہلی قوموں کی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت کو قائم کر کے دین کی جڑوں کو مضبوط کرے گا اور اگر خلافت کی ناقدری کی جائے گی تو یہ نعمت چھین لی جائے گی اور وہ فاسق ہو جائیں گے اور انہیں عذاب دیا جائے گا۔

خلافت جو در اصل ایک بہت بڑا انعام ہے اس کے عطا ہونے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا سے شرک دور ہو۔ توحید خالص قائم ہو۔ مومنوں کی جماعت منظم ہو۔ اور کسی بیرونی حملہ سے ان کا شیرازہ نہ بکھرے ۔۔ خلافت اس وقت شروع ہوتی ہے جب نبوت ختم ہوتی ہے ۔۔ نبوت اور خلافت میں یہ بھی ایک فرق ہے کہ نبوت اس وقت آتی ہے جب دنیا خرابی اور فساد سے بھر جاتی ہے۔ یعنی ظہر الفساد فی البر والبحر جب بر اور بحر میں فساد واقع ہوتا ہے لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق نبی کو بھیج کر مومنوں کی ایک بڑی جماعت پیدا کر دیتا ہے اور جب نبی کا وصال ہوتا ہے نبوت ختم ہوتی ہے تو پھر اس روحانی سلسلہ کو سرسبز و تازہ رکھنے کے لئے اور ان کی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ خلفاء کو مبعوث فرماتا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی بھی وضاحت فرما دی ہے کہ خلافت حقہ کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا سے شرک کو دور کرے اور توحید خالص قائم کرے۔ تاریخ میں ہمیں اس کے کئی واقعے نظر آتے ہیں کہ کس طرح خلفاء نے توحید خالص کی اشاعت کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دیا ۔۔۔!!! دور کیوں جائیں آج جماعت احمدیہ کو دیکھیں دنیا میں یہ ایک واحد جماعت ہے جو اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کے لئے سرگرداں ہے اس جرم توحید کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو کافر کا خطاب دیا گیا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

گو آج بڑی بڑی اسلامی سلطنتیں قائم ہیں مگر کسی کو غم ملت نہیں کھا رہا ہے کسی کو احمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی فکر نہیں ہے ہر کوئی اپنی سیاسی خلافت پر نازاں ہے۔ کاش مسلمان حسن ظن رکھتے اور خلافت جیسی تنظیم نعمت کا انکار کر کے منکرین خلافت نہ بنتے۔

خلافت کا نظام اس لئے بھی بابرکت ہوتا ہے کہ خلیفہ خدا خود بناتا ہے۔ یہ کسی انسانی ہاتھ کا فعل نہیں۔ کوئی انسان خود خواہش کرنے پر خلیفہ نہیں بن سکتا نہ کوئی منصوبہ اس کو خلیفہ بنا سکتا ہے ۔۔ خلیفہ سے مراد نبی کا جانشین ہے۔ جس طرح نبیوں کی بعثت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتی ہے اسی طرح خلفاء بھی اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق آیا کرتے ہیں اور ان کی مدد و نصرت انبیاء کے مشابہ ہوتی ہے جب قومی طور پر اسلامی خلافت کو کوئی خوف پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس خوف کو امن سے بدل دیتا ہے بشرطیکہ ان کے دلوں میں نور ایمانی باقی ہو چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بدامنی پھیل گئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمانوں کو جمع کر دیا اور جب حضرت معاویہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مد مقابل کھڑے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اتنا خوف پیدا کر کے انہیں عیسائی بادشاہ جو مسلمانوں کی اس بدامنی سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا کھڑا کر دیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل دیا کاش اگر حضرت معاویہ رض کے دل میں اسی طرح خدا تعالیٰ کا خوف موجزن ہوتا اور آپ کلی طور پر ہتھیار ڈال دیتے اور حضرت علی رض کے تابع ہو جاتے تو آج مسلمانوں کا شیرازہ نہ بکھرا ہوتا بلکہ اتحاد و اتفاق کی بنیادیں مضبوط ہو کر آج عالم اسلام کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔

میرے مضمون کے عنوان کا دوسرا حصہ "ہماری ذمہ داریاں" کے تعلق سے ہے ۔۔۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کے بابرکت نظام میں منسلک فرما دیا ہے ۔۔۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جتنا بڑا انعام ہوتا ہے اس کے لئے اتنی ہی بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ جیسے کہ آیت استخلاف میں مذکور ہے کہ خلافت کا دوبارہ شروع ہونا یعنی جب تک ہم اعمال صالحہ بجا لاتے رہیں گے یعنی خلافت کے قیام کے لئے جد و جہد اور قربانیاں دیتے رہیں گے خلافت کی عظیم برکات سے مستفید ہوتے رہیں گے ان برکات کی روشنی میں ہماری عظیم ذمہ داریاں یہ ہیں کہ ہم پہلے دعاؤں کے ذریعہ حزن بالخلافت رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں ورنہ انسان کی عقل اور اس کی جد و جہد ایک فریب ہے۔

دوسری ذمہ داری ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم خلیفہ وقت کی اطاعت کو اپنا شعار بنائیں اس کے ہر حکم اور تحریک پر صدق دل کے ساتھ لبیک کہیں اور اپنی بے لوث قربانیوں کا ایسا مظاہرہ کریں کہ دشمن بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ جماعت احمدیہ ایک آہنی فصیل ہے جس کو پار کر کے قلعہ میں داخل ہونا انسانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔

اقامۃ الصلوٰۃ جو درحقیقت ایک مسلمان کا بنیادی ایمان ہے یہ بھی بغیر خلیفہ کے نہیں ہو سکتا اور اسی طرح اطاعت رسول بھی بغیر خلیفہ کے نہیں ہو سکتی کیونکہ رسول اللہ کی اطاعت کی اصل غرض یکجہتی وحدت کے ایک رشتہ میں پرونا ہے یوں تو صحابہ کرامؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں پھر صحابہؓ اور دیگر مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ ۔۔۔ یہی کہ صحابہؓ میں ایک نظم کے تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حد کمال کو پہنچی ہوئی تھی چنانچہ رسول اللہ جب بھی کوئی حکم دیتے تو وہ صحابہؓ اسی وقت اس پر عمل کرتے تھے لیکن وہ روح اطاعت آج موجود نہیں ہے کیوں؟؟ اس لئے کہ ایک نظام نہیں ہے پس جب خلافت ہوگی تو اطاعت رسول بھی ہوگی کیونکہ اطاعت رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو وغیرہ وغیرہ یہ تو خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت ہے ۔۔ اطاعت رسول یہ ہے کہ جب وہ حکم دے کہ اب دعاؤں پر زور دینے اور نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ چندوں کی ضرورت ہے تو چندوں پر اور زکوٰۃ پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ حالات کے پیش نظر جان و وطن کی قربانی کی ضرورت ہے تو وہ اسی قسم کی قربانیاں دینے سے دریغ نہ کریں۔ غرض یہ تین نکات ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم ہیں۔ اس لئے ہمیں ایسی قربانی

(باقی ص ... پر)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی حیاتِ طیبہ

اور آپ کے بابرکت دورِ خلافت پر ایک طائرانہ نظر

آپ ۱۶ نومبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوئے بچپن سے ہی حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی نگرانی میں تربیت پائی جب آپ کی عمر ۱۳ سال کی تھی آپ نے قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ پھر کچھ عرصہ کے لئے آپ نے حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب سے عربی اور اردو کی تعلیم حاصل کی بعد میں آپ نے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۴ء تک آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے عربی اور فلاسفی کے مضامین میں گریجوایشن کی حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سے آپ کی شادی ہوئی ۱۹۳۴ء میں آپ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم کے لئے انگلینڈ تشریف لے گئے روانگی سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نصیحتاً فرمایا:—

"میں تمہیں انگلینڈ بھیج رہا ہوں جہاں مغربی ذہن اور ان کے طرزِ فکر کو سمجھنے کی کوشش کرنا تم نے اسلام کی خدمت کرنی ہے اور اسلام کے خلاف دجال کے فتنہ کا مقابلہ کرنا ہے۔"

انگلینڈ سے ڈگری حاصل کر کے ۱۹۳۸ء میں قادیان واپس آئے کچھ عرصہ کے لئے آپ جامعہ احمدیہ میں پروفیسر رہے اور ۱۹۳۹ء میں اس کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ فروری ۱۹۳۹ء سے نومبر ۱۹۵۴ء تک آپ خدام الاحمدیہ کے نائب صدر اور صدر منتخب ہوئے ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۵ء تک (جب آپ خلیفہ منتخب ہوئے) آپ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل رہے ۱۹۵۳ء میں احمدیوں کے خلاف فسادات میں جب مارشل لاء نافذ ہوا آپ [illegible] دو ماہ تک قید بھی رہے۔ ۱۹۵۴ء میں آپ مجلس انصار اللہ کے صدر [illegible] رہے ۱۹۵۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر فرمایا اور خلافت تک آپ اس عہدہ پر فائز رہے ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ خلافتِ احمدیہ کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ پورا ہوا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس طرح رقم فرمایا تھا۔

"مجھے اللہ نے خبر دی تھی کہ مجھے ایک بیٹا دیا جائے گا جو دین کا مددگار ہوگا اور اسلام کی خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد رہے گا۔"

ہم اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے بابرکت دور میں سے گزر رہے ہیں اسی بشارت کے مطابق جو آپ کے والد کو اللہ تعالیٰ نے دی تھی آپ کی پیدائش کی خبر ایک ہزار سال قدیم یہودی نوشتہ طالمود میں دی گئی تھی وہاں یہ تحریر ہے کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کی بادشاہت پہلے اس کے بیٹے اور اس کے بعد اس کے پوتے کو ملے گی چنانچہ یہ پیشگوئی اس وقت پوری ہوئی (جوزف بار کلے۔ طالمود باب ۵ صفحہ ۳۷ لندن ۱۸۷۸ء)

تحریکات اور سکیمیں

ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ جماعت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں ان میں سے چند ایک یہاں بیان کئے جا رہے ہیں

فضل عمر فاؤنڈیشن

۱۹۶۵ء میں آپ نے حضرت مصلح موعود کی یاد میں فضل عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی تاکہ وہ منصوبے اور سکیمیں جو حضرت مصلح موعود نے شروع فرمائی ہوئی تھیں ان کو جاری رکھا جائے اور حضرت فضل عمر کی کامیابیوں اور کارناموں کو جماعت کے دل و دماغ میں تازہ رکھا جائے۔ حضرت فضل عمر کی وفات کے بعد پہلے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء [illegible] محمد ظفر اللہ خان صاحب [illegible] فضل عمر فاؤنڈیشن [illegible] کی اپیل کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] اس تجویز کو منظور فرمایا اور جماعت کو تحریک فرمائی چنانچہ فنڈ قائم ہو گیا۔ ۱۹۶۷ء تک جماعت نے چونتیس لاکھ ۵۶ ہزار پانچ سو روپے کے وعدے کئے اس سال مجلس مشاورت میں فیصلہ کیا گیا کہ حضرت فضل عمر کی خلافت کے ۵۱ سال ہونے کے لئے اس فنڈ میں ۵۲ لاکھ روپیہ اکٹھا کیا جائے ۳۱ مارچ ۱۹۷۵ء تک جماعت نے ۳۷ لاکھ جمع کیا اور بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فیصلہ کیا کہ اس فنڈ کے مقاصد کے حصول کے لئے اس فنڈ کے منافع کو استعمال میں لایا جائے اور اصل سرمایہ محفوظ رہے۔ چنانچہ اس تاریخ تک بارہ لاکھ چار ہزار کا نفع ہوا اس فنڈ کے مقاصد یہ ہیں:—

۱. ریسرچ کے کام میں مدد کرنا
۲. نئی تبلیغی مہموں میں مدد کرنا
۳. نئی تعلیمی کوششوں میں مدد کرنا
۴. اقتصادی بہبود میں مدد کرنا
۵. متفرق امور

اس ضمن میں جو پراجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں یا زیرِ تکمیل ہیں ان میں سے قابلِ ذکر یہ ہیں۔

۱. حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے خطبات عید الفطر "خطبات محمود" جلد اول کے نام سے شائع ہو چکے ہیں ۲. حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے خطبات عید الاضحیہ ترتیب دے جا چکے ہیں اور زیرِ طباعت ہیں ان کے بعد خطبات نکاح طبع کئے جائیں گے اور ان کے بعد خطبات جمعہ اور ان کے بعد مشاورتی مختلف مواقع پر تقاریر شائع کی جائیں گی ۳. حضرت مصلح موعود کی سوانح حیات [illegible] ایک جلد شائع ہو چکی ہے دوسری جلد زیرِ اشاعت ہے ۴. بارہ تحقیقی مقالے [illegible] انعام کے مستحق قرار دئے جا چکے ہیں ۵. ۱۱ لاکھ پندرہ ہزار [illegible] سے ایک لائبریری تعمیر ہو چکی ہے اور "خلافت لائبریری" کے نام سے موسوم ہے۔ ۶. ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔

نصرت جہاں سکیم

حضرت مصلح موعود کے دورِ خلافت میں مغربی اور مشرقی افریقہ میں احمدیہ مشن قائم ہو چکے تھے اور افریقہ میں اسلام کی جڑیں مضبوط ہو چکی تھیں ان کی وفات کے بعد اس کام کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سنبھالی آپ نے اپریل ۱۹۷۰ء میں نائیجیریا۔ گھانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا۔ گیمبیا۔ اور سیرالیون کا دورہ کیا واپسی پر آپ نے افریقہ میں جاری شدہ کام کو ترقی دینے کے لئے بعض نئے پراجیکٹ کے لئے ایک لاکھ سٹرلنگ کی اپیل کی جس سے ۳۰ میڈیکل سنٹرز اور ۸۰ ہائی سکول کا مغربی افریقہ میں اجراء مقصود تھا آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اس روپیہ میں بہت برکت دے گا آپ نے اس سکیم کا نام نصرت جہاں سکیم اور فنڈ رکھا اور اس طرح کام شروع ہو گیا اس کے ثمرات یہ ہیں:—

نائیجیریا:— یہاں ۶ مشن تھے ۱۱۵ کمیونٹی سنٹر اور ۱۰۰ مساجد ایک پرائمری سکول ایک سیکنڈری سکول اور ۲ میڈیکل سنٹر نصرت جہاں سکیم کے تحت ۳ میڈیکل سنٹر اور ۲ سیکنڈری سکول کھولے گئے۔

گھانا:— یہاں ۲۷ مشن تھے ۲۴۷ کمیونٹی سنٹر ۱۷۹ مساجد ایک سیکنڈری سکول ۳۵ پرائمری سکول اور مڈل سکول نصرت جہاں سکیم کے تحت ۴ میڈیکل سنٹرز اور ۲ مزید سیکنڈری سکول کھولے جا چکے ہیں

لائبیریا:— ۱۹۵۶ء میں یہاں مشن قائم ہوا تھا نصرت جہاں کے ماتحت یہاں ایک سیکنڈری سکول اور ایک میڈیکل سنٹر جاری ہو چکا ہے۔

گیمبیا:— ۱۹۶۱ء میں احمدیہ مشن قائم ہوا یہاں ایک سیکنڈری سکول اور ایک کلینک تھا نصرت جہاں سکیم کے ماتحت پانچ نئے میڈیکل سنٹر قائم ہو چکے ہیں۔

سیرالیون:— یہاں ۱۹۲۱ء میں پہلا احمدیہ مشن قائم ہوا تھا یہاں ۹ احمدیہ مشن۔ ۱۱ پرائمری سکول ۹ سیکنڈری سکول اور ۹۰ مساجد تھیں نصرت جہاں سکیم کے ماتحت [illegible] میڈیکل سنٹر اور ۶ سیکنڈری سکول کھل چکے ہیں

وقفِ عارضی

آپ نے [illegible] خلافت ہوتے ہی [illegible]

(ایدہ اللہ تعالیٰ نے ... سکیم کو جاری فرمایا اس سکیم کے تحت ایک احمدی کم از کم دو ہفتے وقف کر کے ایک ایسی جگہ پر خدمت دین بجالاتا ہے جس کا تعین مرکز کرتا ہے وہاں وہ جماعت کے ساتھ رہتا ہے انہیں قرآن کریم پڑھاتا ہے اور احمدیت اور اسلام کی خدمت میں یہ وقت صرف کرتا ہے اور اس قیام میں وہ اپنے اخراجات خود برداشت کرتا ہے جماعت نے حضور کی آواز پر بڑے جوش سے لبیک کہا ہزاروں احمدی اس وقت تک اس بابرکت تحریک میں حصہ لے چکے ہیں اور انہوں نے قرآن کریم پڑھایا ہے ہزاروں لوگوں کو مختلف مقامات پر بھیجا گیا جہاں اس وقف کے دوران انہوں نے عبادت اور ذکر الٰہی کی بھی گرانقدر توفیق پائی ہے اور خود بھی روحانیت سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح یورپ میں

جولائی اگست ۱۹۶۷ء میں حضور ایدہ اللہ نے یورپ کا دورہ فرمایا اور احمدیہ مشن ہیمبرگ - ہالینڈ - کوپن ہیگن اور لنڈن میں جماعتی کاموں کا جائزہ لیا۔ جہاں بھی حضور تشریف لے گئے ریڈیو پریس اور ٹیلی ویژن نے ... Coverage دیا اور حضور نے اپنے ... سامنے زندہ اسلام کو پیش فرمایا حضور نے اس سفر کا ایک مقصد یہ بھی بتایا کہ وہ مغربی اقوام کو آئندہ آنے والی ... تباہی کے بارہ میں انتباہ فرما دیں کہ وہ اس ہلاکت سے ... اسلام ... ہی ... اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ... لانے سے ہی محفوظ رہ سکتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ... ہیں اگر مسلمانوں اور عیسائیوں نے اس طرف توجہ نہ کی ... آ رہی ہیں - جانور - نباتات ... زندگی تباہ ہو جائیں گی ... سے محبت کی ... فرض سمجھتے ہوئے ... خبردار فرمایا کہ وہ خدا کے ... اور اسلام کے قلعہ ... محفوظ ہو جائیں۔

... حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لنڈن میں اپنے ... بہت ... ہدایات دیتے ہوئے ... ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء

کو منعقد ہوا تھا حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہو چکی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ اس دنیا میں پانچ بڑی تباہیاں آئیں گی اگر دنیا نے خدا تعالیٰ کو قبول نہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیسری جنگ عظیم کی بھی خبر دی ہوئی ہے جو دوسری جنگ عظیم سے زیادہ ہولناک ہوگی۔ دنیا دو ... میں بٹ کر آپس میں لڑے گی اور تہذیب کو تباہ کرے گی اور اس ہولناک مصیبت کے بعد اس سے بچ جانے والے حیران و ششدر رہ جائیں گے حضور نے اعلان کیا کہ وہ لوگ جو خدا کا نام دنیا سے مٹانے میں مصروف ہیں وہ بالآخر اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں گے وہ خدا کے آگے جھکیں گے اور اس کی توحید کا اقرار کریں گے حضور نے فرمایا آپ اسے ایک مجنونانہ بات کہیں لیکن جو تیسری جنگ عظیم سے بچ جائیں گے وہ اس بات کی تصدیق کریں گے جو بات میں نے کہی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ضرور پوری ہو کر رہے گی اس کے وعدہ کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ تیسری جنگ عظیم کا خاتمہ اسلام کی فتح کا آغاز ہوگا لوگ اسلام کی سچائی کو کثرت سے قبول کریں گے اور یہ تسلیم کریں گے کہ اسلام سچا مذہب ہے اور انسان کی آزادی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نتیجہ میں ہوگی۔

صد سالہ جوبلی سکیم

جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۶-۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو جب جماعت کے قیام پر ایک سو سال گزر چکے ہوں گے صد سالہ جوبلی منائے گی اور خوشی کی یہ تقریبات ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو شروع ہوں گی اور سارا سال جاری رہیں گی اور اس سال کے جلسہ سالانہ پر ختم ہوں گی۔ انشاء اللہ اور اس سال انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر تمام دنیا کے ممالک کے نمائندے آئیں گے۔

اس پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جماعت نہایت انکسار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے گی کہ اس نے سابقہ سو سال میں جماعت کو اسلام کی خدمت اور ... کی اشاعت

کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے طالب ہوں گے اور عہد کریں گے کہ آئندہ صدی میں اسی جدوجہد میں ثابت ... رہیں گے آپ نے فرمایا کہ جماعت کو آئندہ صدی کے استقبال کے لئے شایان شان تیاری کرنی چاہیئے۔

آئندہ درمیانی ۱۶ سالوں میں اس تیاری کو مکمل کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ جامع منصوبہ پیش فرمایا:-

۱۔ مشرقی اور مغربی افریقہ - ڈنمارک - فرانس - اٹلی - ناروے - سویڈن - سپین - انگلینڈ - کینیڈا - شمالی اور جنوبی امریکہ میں مزید مشن قائم کئے جائیں - ہر ایک مشن میں ایک مسجد ہو - ایک مشن ہاؤس اور دفتر کی تمام ضروریات۔

۲۔ قرآن کریم کے تراجم روسی - فرانسیسی - چینی - اطالوی اور یوگوسلاوی زبانوں میں اور مغربی افریقہ میں بولی جانے والی ایک عام زبان میں کئے جائیں۔

۳۔ قرآن کریم کی تفسیر عربی اور فارسی زبانوں میں

۴۔ اسلام کے لٹریچر کی کم از کم دنیا کی ہر زبانوں میں اشاعت۔

۵۔ پاکستان اور بیرونی ممالک میں پریس نصب کئے جائیں۔

۶۔ قرآن کریم کی اشاعت کے لئے جہاں بھی اجازت ملے براڈکاسٹنگ اسٹیشن کا قیام۔

۷۔ ربوہ میں بیرونی مہمانوں کے لئے گیسٹ ہاؤس کی تعمیر

۸۔ دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والے احمدیوں کے درمیان رابطہ بذریعہ قلمی دوستی - ریڈیو کلبز اور ... کے ذریعہ

حضور ایدہ اللہ نے جماعت سے اڑھائی کروڑ کی اپیل فرمائی اور بتایا کہ انگلستان کی جماعت نے ایک کروڑ کا وعدہ کیا ہے اور امید ظاہر فرمائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس فنڈ میں پانچ کروڑ روپے جمع ہو جائیں گے۔

بادشاہ برکت ڈھونڈیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ اس پیشگوئی کا عملاً ظہور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خلافت کے بابرکت دور میں ہوا جب ہز ایکسی لینسی الحاج سر ایف - ایم سنگھاٹے جو احمدی ہیں گیمبیا کے جب گورنر جنرل بنے انہوں نے درخواست کی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنا چاہتے ہیں حضور ایدہ اللہ نے ان کی درخواست کو منظور فرماتے ہوئے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات میں سے ایک ٹکڑا ارسال کیا اور اس طرح دنیا کے ایک حاکم نے برکت حاصل کی۔

(بشکریہ ماہنامہ احمدیہ گزٹ ٹورانٹو (کینیڈا) بابت اگست ستمبر ۱۹۸۱ء)

اخبار قادیان

... ۱۹ مئی ۱۹۸۱ء کو بعد نماز عشاء بیت اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام محترم چوہدری عبد الحمید صاحب قائم مقام امیر مقامی کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم مولانا سید ... الدین شاہ صاحب شاہد مبلغ انڈونیشیا جو چند روز قبل زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے تشریف لائے تھے انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی آخر میں صدر مجلس کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے اعلان کی برخاست ہوا ... محترم ... شریف احمد صاحب امینی ناظر امور ... کا نفرنس ... کے لئے ... ۱۸ مئی کو محترم قریشی منظور احمد صاحب ... جنوبی ہند کے دورہ ... کے بعد ۲۵ مئی کو بخیر و عافیت قادیان پہنچ گئے ... محترم بہادر خان صاحب درویش ایک عرصہ سے بیمار اور صاحب فراش چلے آ رہے ہیں قارئین بدر سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مطالعہ کتب

... کتب کے مطالعہ ... "شہادۃ القرآن" ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ... تصنیف ... قادیان ... میں اس کتاب ... خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ... تاریخ ۱۹۸۱ء ... الانصار ... گزٹ

نظامِ خلافت کی برکات

از مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ مقیم سلواہ مینڈھر پونچھ

خلیفہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی یہ کئے گئے ہیں کہ "الخلیفۃ من یقوم مقام الذاھب ویسد مسدہ وینوب نیابۃ" یعنی خلیفہ وہ ہوتا ہے جو جانے والے کی مکمل جانشینی کرے اور حاکم کا قائمقام ہو اور اوروں کی اصلاح کا باعث ہو۔

خلیفہ کا مقام چونکہ تمام انسانوں سے بہت بلند ہوتا ہے اس لئے اس کا انتخاب خداوند تعالیٰ خود کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ ان کو وہ زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے قبل لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دیگا

اس آیت کریمہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو چنتا ہے اسی طرح خلفاء کا انتخاب بھی خود کرتا ہے اور یہ بات خلیفہ کے مقام کو ظاہر کرتی ہے۔ خلیفۂ وقت کے اسی بلند مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا ہے اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین لے۔"

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں فرمایا:۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے اس کام پر کھڑا کیا ہے نہ کہ کسی انسان نے میں کسی انسان کی تحریروں کا محتاج نہیں خلافت خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے جو انسانوں کے خیالات سے اندازہ لگا کر میری بیعت میں داخل ہوا ہے وہ فوراً اپنی بیعت کو واپس لے لے۔ اور مجھے خدا پر چھوڑ دے میں مشرک نہیں ہوں مجھے انسانوں کے خیالات کی پرواہ نہیں۔" (القول الفضل صفحہ ۵۸)

الغرض خلیفہ کا براہ راست خدا تعالیٰ سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اس کو اس مقام پر کھڑا کرتا ہے تا کہ وہ بیج جو خدا تعالیٰ کے نبی نے بویا ہے اس کی صحیح طور پر نگہبانی کی جائے اور اس کو وقتاً فوقتاً روحانی پانی سے سیراب کیا جائے اور جو خوف اور حزن مومنین کی جماعت میں نبی کی وفات کے بعد پیدا ہوتا ہے اس کو امن میں تبدیل کر دے اور اس شیرازہ کو جو کہ مومنین کی جماعت میں ایک نبی کے عہد مبارک میں قائم ہوتا ہے بکھرنے نہ دے۔

خلیفۃ اللہ کے فرائض و برکات

خلیفۃ اللہ چونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا کامل طور پر ظل اور تکملہ ہوتا ہے لہٰذا خلیفۃ اللہ کے بھی وہی فرائض ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کے سپرد کئے ہوئے ہوتے ہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتٰب والحکمۃ

قرآن مجید کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور خلیفہ پر پہلا فرض یہ عائد کیا ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائے ان کے سامنے تمام مذہبی امور کی وضاحت کرے دوسرا فرض یہ کہ وہ لوگوں کو پاکباز بنائے اور ان کو توحید کی تعلیم دے ان کی اصلاح کے لئے وعظ و نصیحت کرے۔

تیسرا فرض یعلمھم الکتٰب والحکمۃ یعنی وہ ان کو کتاب سکھائے اور شریعت کے احکام کی مکمل طور سے پیروی کرائے موجودہ زمانے میں کہنے کو تو دنیا میں ۷۰ کروڑ مسلمان موجود ہیں مگر کیا دینی اور کیا دنیوی ہر جہت سے ان کی حالت دگرگوں ہو رہی ہے۔ دوسری طرف جماعت کی مقدار کو دیکھا جائے تو وہ ان نام نہاد مسلمانوں کے مقابلہ میں بظاہر کوئی حقیقت نہیں رکھتی مگر اس حقیقت کا اعتراف ہمارے مخالفین بھی کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے کم و بیش تمام افراد روحانی اخلاقی اور علمی میدان میں ان پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اس کی صرف اور صرف یہی ایک وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ خلافت علی منہاج نبوت کی اس آسمانی نعمت و برکت سے فیضیاب ہو رہی ہے جس سے دنیا کے تمام مسلمان محروم ہیں اس لئے جماعت احمدیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور وہ آواز جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت ہزاروں تک ہی تھی وہ اب نہ صرف لاکھوں بلکہ کروڑوں تک پہنچ چکی ہے جماعت احمدیہ کو ملنے والی یہ غیر معمولی ترقی نظام خلافت سے منسلک ہونے کا غیر معمولی نتیجہ ہے۔

خدا تعالیٰ کے انبیاء بشر ہونے کے ناطے دنیا میں محدود زندگی بسر کر کے چلے جاتے ہیں اور اتنے عرصہ میں یہ ناممکن ہے کہ وہ بیج جو انہوں نے لگایا ہوتا ہے ایک تناور درخت کی صورت اختیار کرے نبی کی وفات کے بعد اس بیج کی صحیح نشو و نما خلفاء کے ذریعہ سے ہی ہوتی ہے جس پر مذہبی دنیا کی تاریخ شاہد ہے

نظام خلافت کی ایک اور بڑی برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ خبیث و طیب میں فرق کر دیتا ہے۔ جیسا کہ خلافت راشدہ میں ہم دیکھتے ہیں اسی طرح جماعت احمدیہ میں بھی خلافت ہی کی برکت سے ان لوگوں کو جو عضو معطل کی حیثیت رکھتے تھے کاٹ کے پھینک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بابرکت نظام سے متمتع فرماتا رہے آمین۔

دعائے مغفرت

(۱) میری والدہ محترمہ بعمر ۹۰ سال مورخہ ۵ر ۱۱ کو مختصر سی علالت کے بعد چھٹیانوالہ ضلع ملتان پاکستان میں وفات پا گئی ہیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں ان کی نعش مورخہ ۵ر ۱۲ ۸۱ کو ربوہ لائی گئی اور اسی دن بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے دو بیٹیاں، چار بہوئیں تین پوتے پوتیاں اور ۱۲ نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ عطا کرے اور مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین خاکسار: غلام ربانی درویش قادیان

(۲) خاکسار کے برادر نسبتی عزیز عبد الوہاب سلمہ مورخہ ۲۰ر ۸۱ کو بذریعہ لوکل ٹرین سکندر آباد سے اپنے مکان واقع اپوگوڑہ جا رہے تھے عزیز مسافروں کے اژدہام کی وجہ سے گاڑی کے دروازے پر کھڑے تھے۔ جوں ہی گاڑی ایک پل پر سے گذری عزیز اپنا توازن کھو بیٹھے اور پل کے اندر گر پڑے اسی وقت ہسپتال لے جایا گیا مگر زخموں کی تاب نہ لاکر عزیز موقعہ کے نصف گھنٹہ بعد وفات پا گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کی مغفرت کیلئے اور پسماندگان بالخصوص عزیز کی ضعیف العمر والدہ کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار: احمد حسین درویش

مُقامِ خلافت

شُعراءِ احمدیّت کی نظر میں

خلافت علیٰ منہاجِ نبوّت کے رفیع الشان روحانی منصب و مقام اور اس کی گوناگوں آسمانی برکات و فیوض کے عنوان پر قریباً تمام شعرائے احمدیت نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق انتہائی دلکش اور وجد آفریں پیرائے میں طبع آزمائی کی ہے۔ اس ضمن میں سلسلہ کے بعض بزرگ اور ممتاز شعراء کے منظوم کلام کا انتخاب مکرم نورالدین صاحب آزاد کارکن احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان کے تعاون سے قارئین بدر کی ضیافتِ طبع کے لئے درج ذیل کیا جارہا ہے
(ایڈیٹر بدر)

محترم چوہدری شبّیر احمد صاحب

سُلطانی جمہور بھی دم توڑ رہی ہے ؞ دراصل زمانہ ہے طلبگارِ خلافت
ملّت سے جو تھا وعدۂ حق غلبۂ دیں کا ؞ مژدہ ہے اسی کیلئے گلزارِ خلافت
اسلام پر شیطان کی یلغار ہے لیکن ؞ ناقابلِ تسخیر ہے دیوارِ خلافت
چھا جائیں گے دنیا پر غلامانِ محمدؐ ؞ ہر آن رہیں گے جو وفادارِ خلافت

محترم محمد صدیق صاحب امرتسری

خلافت کیا ہے اک فضلِ عظیم ربِ رحماں ہے ؞ سراسر نور و رحمت علم و حکمت کا گلستاں ہے
خلافت درس گاہِ علم و عرفانِ الٰہی ہے ؞ خلافت اس زمیں پر آسمانی بادشاہی ہے
رہے گا بندۂ مومن جو وابستہ خلافت سے ؞ خدا محفوظ رکھے گا اسے فسق و ضلالت سے
مبارک وہ حقیقت جان لی جس نے خلافت کی ؞ مبارک وہ قیادت مان لی جس نے خلافت کی

محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

خلافت ہے خداوندِ دو عالم کی نیابت ؞ خلافت بعد میں روشن نشان ہر رسالت ہے
خلافت ہی سے ہے استحکام احکامِ شریعت ؞ خلافت ہی سے قلع و قمع کفر و شرک و بدعت ہے
خلافت ہی میں پوشیدہ مسلمانوں کی رفعت ہے ؞ یہ ہر اسلامی گھر کے واسطے حسنِ نظارت ہے
خلافت سے ہوا فرقان امرِ حق و باطل میں ؞ کہ دینی و دنیوی آثار کی اس سے حفاظت ہے

محترم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا

خلافت حاملِ نورِ نبوت ؞ خلافت زینۂ ایمان و عرفان
خلافت وحدت اعضاءِ ملت ؞ خلافت جامعِ قلبِ پریشان
خلافت جامع اجزاءِ قرآن ؞ خلافت کاشفِ اسرارِ فرقان

محترم میر اللہ بخش صاحب تسنیم

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے ؞ یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے
خلافت ہے اک عافیت کا حصار ؞ خلافت ہی میں برکتیں بے شمار
خلافت کا جب تک رہے گا قیام ؞ نہ کمزور ہوگا ہمارا نظام
خلافت کا جس کو نہیں احترام ؞ زمانے میں ہوگا نہ وہ شادکام

محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر

زِ حُسنِ مدعا پر ہے نشانِ ارتقا پر ہے ؞ بقائے عزتِ انساں خلافت کی بقا پر ہے
خلافت کشتیٔ ملت کی امیدوں کا یارا ہے ؞ جو سچ پوچھو تو یہ ملت کا اک مینارا ہے
خلافت کیا ہے خود نورِ خدا کا جلوہ گر ہونا ؞ بشر کا بزمِ موجودات میں خیر البشر ہونا

محترم روشن دین صاحب تنویر

ملتا ہے اسی قوم کو انعامِ خلافت ؞ ہو جس کا عمل لائقِ اکرامِ خلافت
خورشید جہاں تابِ نبوت کی کرن سے ؞ رخشندہ ہیں دیوار و در و بامِ خلافت!
یہ سلسلہ در سلسلہ قائم ہے ہُدیٰ کا ؞ پیغامِ نبوت ہی ہے پیغامِ خلافت

محترم مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

حیف ہے مسلم نہ سمجھے گر خلافت کا مقام ؞ دیکھتا رہتا ہو جو تسبیح کا اپنی امام
مقصدِ تسبیح ہے ذکرِ الٰہی رات دن ؞ منحصر گویا خلافت پر ہے یہ سارا نظام
اہلِ شوریٰ اور ناظر ناظروں کی انجمن ؞ اور کیا ہے یہ خلافت دوسرا ہے اسکا نام
ہے خلافت کے لئے تسبیح اک تشبیہ تام ؞ جسکے آگے ہوتے ہیں گنتی کے دانے اور امام

محترم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر

ہے ظہورِ خدا اہتمامِ خلافت ؞ ہے بعد از نبوت مقامِ خلافت
علاجِ پریشانیٔ بزمِ ہستی ؞ اگر ہے تو وہ ہے نظامِ خلافت

محترم عبدالحمید خان صاحب شوق

شہادت دے رہی ہے صاف "استخلاف" کی آیت ؞ کہ ملت کو خلافت کی ہمیشہ ہی ضرورت ہے
خلافت ہی سے وابستہ ترقی ہے جماعت کی ؞ یہی تو کاروانِ دین کی اصلی قیادت ہے
اسی سے آبیاری ہو رہی ہے باغ ملت کی ؞ اسی سے اپنے گلشن پر بہارِ جاودانی ہے
خلافت کے درخشاں دور پر ناز ہے سب کو ؞ اسی نورِ خلافت کی زمیں پر ضو فشانی ہے

محترم نسیم سیفی صاحب

بحمداللہ کہ انوارِ خلافت کی ہے ارزانی ؞ نگاہ شوق کی خاطر ہے ہر سو جلوہ سامانی
مقدر ہو گئی فتح و ظفر ایمان والوں کا ؞ خدائے عرش کرتا ہے خلافت کی نگہبانی
نظر اس کی ہے جس کو چاہے منتخب کر لے ؞ کسی کے کام آ سکتا نہیں زعمِ ہمہ دانی

محترم آفتاب احمد صاحب بسمل

اللہ کی اک نعمتِ عظمیٰ ہے خلافت ؞ مومن کیلئے عروۃ الوثقیٰ ہے خلافت
ہے نخلِ نبوت تو ثمر اس کا خلافت ؞ گر شمسِ نبوت ہے قمر اس کا خلافت
اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم ؞ احمد کی جماعت میں یہ نعمت رہے دائم
ہر دور میں یہ نورِ نبوت رہے قائم ؞ یہ فضل ترا تا بقیامت رہے قائم

خلافتِ موسوی اور خلافتِ محمدی ۔۔۔ صفحہ ۱۱ سے آگے

جائے اور پھر مسیح موعود کو جو سلسلہ موسویہ کے مقابل پر سلسلۂ محمدیہ کا آخری خلیفہ ہے پہلے مسیح کا مثیل قرار دیا جائے۔

رہا یہ امر کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم (بخاری) فرما کر ابن مریم کے نزول کے متعلق کیوں بیان فرمایا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تشبیہ بلیغ استعمال فرمائی ہے تشبیہ بلیغ وہ تشبیہ ہے جس میں اداۃ تشبیہ یا وجہ تشبیہ محذوف ہو جیسے اگر کہیں کہ زید شیر کے مانند ہے تو یہ تشبیہ بلیغ نہ ہوگی اور اگر کہیں زید شیر ہے۔ تو یہ تشبیہ بلیغ ہوگی۔ بلاغت کی کتب میں لکھا ہے "اذا حذف اداۃ التشبیہ فھو تشبیہ بلیغ" کہ جب اداۃ تشبیہ کو حذف کر دیا جائے تو وہ تشبیہ بلیغ ہوتا ہے۔ ایسا ہی مذکورہ حدیث میں آنحضرت نے قرآن مجید کے نکتہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے تشبیہ بلیغ استعمال فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو! اس وقت تمہارا حال کتنا اچھا ہوگا جبکہ مسیح ابن مریم بھی تم میں رونق افروز ہو جائیں گے یعنی اس امت کا مسیح موعود اسرائیلی مسیح موعود سے اس قدر مشابہ ہوگا کہ دونوں میں فرق مشکل ہوگا۔ اور یہی وہ مسیح محمدی ہے جس کا نام احادیث میں مہدی رکھا گیا ہے اور جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱۸۳۵ء - ۱۹۰۸ء) کے رنگ میں ظاہر ہوا۔

پس یہ خیال کہ مسیح ناصری جو یہود میں مبعوث ہو چکے ہیں وہی اس امت کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوں گے سراسر غلط اور منشاء قرآنی کے منافی ہے۔ فتدبروا یا اولی الابصار

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خلافت کا بابرکت نظام ۔۔۔۔ صفحہ ۱۲ سے آگے

قربانیوں کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے ۔۔۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور ہمارا باعث فخر ہے کہ ہم نے ان قربانیوں کے ادا کرنے سے کبھی کوتاہی نہیں کی بلکہ ہمارا آج کا قدم کل کے قدم سے تیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت عطا فرمائے آمین

قرآن شریف نے ترقی کرنے والی قوم کے لئے ۔۔۔ بتایا ہے کہ اس کے نظام میں ۔۔۔ ہو اور ۔۔۔ انتظام ۔۔۔ علوم ۔۔۔ النفس ۔۔۔ ان تینوں عناصر کا ہونا ضروری ہے ۔۔۔ کمالات کوئی قوم اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتی وہ ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ ہمیں بھی ہر وقت ۔۔۔ کمالات کو مد نظر رکھنا چاہئے تاکہ ۔۔۔ سلسلہ کا نام ۔۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

اس آواز کو دنیا ۔۔۔ تک پہنچانا صرف مردوں کا کام نہیں ہے عورتوں کا بھی کام ہے کیونکہ آدھی دنیا عورتوں پر مشتمل ہے ان کے تعاون کے بغیر یہ کام ۔۔۔ کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ اسلام میں مردوں کا ہاتھ بٹائیں جس طرح تاریخ اسلام صحابیات کے بے نظیر کارناموں سے جگمگا رہی ہے اسی طرح تاریخ احمدیت بھی احمدی مستورات کے کارناموں سے منور ہے۔ گو ہم کمزور ہیں اور مسلمان بھی ۔۔۔ ہماری ۔۔۔ اور اس یقین سے پر ہیں کہ ہم اپنا ۔۔۔ دنیا کے دلوں کو اسلام کے لئے جیتیں گے۔ انشاء اللہ۔

ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ ۔۔۔ ایک ۔۔۔ خلیفہ ہے ۔۔۔ ایک برکت ہے ہمارے ۔۔۔ نے عورتوں کی تعلیم اور دیگر وسائل کے سامان مہیا فرما دئے ہیں تاکہ وہ ہیں جہاں اس انعام کو سمجھنے کے قابل ہوں وہاں پیغام کو پہنچانے کے بھی قابل ہوں بہنوں کو چاہئے کہ تقریر و تحریر کے ذریعہ ۔۔۔ اسلام و احمدیت کی تبلیغ کریں۔

اور پھر سب سے اہم امر یہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کو دین کی خدمت و تبلیغ کے لئے تیار کریں کیونکہ بچوں کی تربیت کا زیادہ حصہ خواتین کے سپرد کیا گیا ہے

اگر وہ چاہیں تو بچوں کو جو قوم کے پوت ہیں دیندار صالح اور مفید وجود بنا سکتی ہیں یا پھر وہ انہیں آوارہ اور نکما بنا سکتی ہیں۔ ہم چونکہ خلافت کی منظم لڑی میں منسلک ہو چکے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں کے دلوں میں خلیفہ وقت کی اطاعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھر دیں تاکہ یہ خلیفہ کے زیر سایہ زیر نگرانی اور زیر تربیت آسمانِ احمدیت پر درخشندہ ستارے بن کر چمکیں اگر ہم اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں گی کہ وہ چلتے پھرتے ایک مبلغ کی حیثیت رکھتے ہوں تو یہ ہماری طرف سے سب سے زیادہ تبلیغ احمدیت ہوگی اور خدانخواستہ ہماری تعمیر کوشش میں کچھ کمی رہ گئی تو پھر قومی عمارت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے

بس اپنی گفتگو سے اپنے ہر عمل سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات کی طرف دیکھیں انہوں نے کس طرح اشاعت اسلام کے لئے قربانیاں دیں اور ایک قلیل عرصہ میں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی سند خوشنودی حاصل کی۔

یہ زمانہ اس لئے قیمتی اور مبارک ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود پس اس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہئے کہ جس نے ہمیں خلافت جیسی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید مطلب یہ کہ اگر تم نے میرے انعامات وفضلوں کی قدر دانی کی اور میرا شکر ادا کیا تو تمہیں میں زیادہ سے زیادہ انعام دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو یاد رکھو کہ میرا عذاب سخت ہے ۔۔۔ پس شکر نعمت تو مومن کی شان ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اس بابرکت زمانہ سے فائدہ اٹھائیں ورنہ ہم سے زیادہ بدقسمت اور کوئی نہ ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسل کو خلافت سے وابستہ رکھے اور ہمارے موجودہ خلیفہ کے زریں دور میں غلبۂ اسلام ہو۔

ولادتیں

(۱) مکرم نذیر احمد صاحب عطار آف کالیکٹ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چودہ اپریل کو مجھے بچی سے نوازا ہے موصوف مبلغ پچاس روپے بطور صدقہ ارسال کرتے ہوئے نومولودہ کی صحت وسلامتی درازی عمر اور نیک صالحہ و خادمۂ دین ہونے اور خود اپنی ملازمت میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

(۲) خاکسار کی بیٹی عزیزہ زینب نسرین اہلیہ سید انوار احمد صاحب ابن مکرم سید عابد حسین صاحب آف خانپور ملکی کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت طاہرہ تجویز فرمایا ہے اس خوشی میں مختلف مدات میں مبلغ ۔۔۔ روپے ادا کرتے ہوئے بچی کی صحت وسلامتی اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں

خاکسار: عبدالواحد درویش قادیان

اعلانِ نکاح

عزیزم رئیس الدین صاحب ابن مکرم سلیم احمد خان صاحب ساکن امروہہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ نعیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عرفان خان صاحب ساکن کیرنگ کے ہمراہ مورخہ ۱۸/۴/۱۰ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے ۔۔۔ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم رئیس الدین صاحب نے مبلغ دس روپے مختلف مدات میں ادا کئے جزاہ اللہ تعالیٰ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب خیر و برکت بنائے آمین

خاکسار: نذیر احمد ۔۔۔ درویش قادیان

رمضان المبارک میں
صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگی میں رمضان المبارک آرہا ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا چاہئے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ بیمار اور مسافر یا جو بوجہ ضعف پیری یا کسی دوسری مستقل معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب مسکین کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا اجناس کی صورت میں کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ دار جو بھی استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہئے تا ان کے روزے میں کسی قسم کی کمی کے پہلو سے ان کی نیت عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی سے پوری ہو جائے۔ پس لیے احباب جماعت جو بھی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی یہ رقوم امیر جماعت احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی ہدایت کے مطابق مستحقین میں تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالےٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں آمین۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

ایسی قابل اشاعت رپورٹیں اور مضامین براہ راست مکرم مدیر صاحب بدر کو بھجوانے کی بجائے صرف دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوائیں تاکہ افادیت کے مدنظر بدر میں ان کی بروقت اشاعت ہو سکے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ہفتہ اطفال

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ پروگرام کے مطابق "ہفتہ اطفال" مورخہ ۲۵ تا ۳۱ مئی منایا جائے۔ اس ہفتہ میں اطفال الاحمدیہ کے جملہ پروگرام کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اطفال الاحمدیہ کی تربیت۔ علم دینی حاصل کرنے کا شوق اور مسابقت کی روح پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کر کے اپنی مساعی کی رپورٹ دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

---

۲۷ ہجرت (مئی) ۔ جلسہ یوم خلافت

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت جاری و ساری ہے۔ خلافت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ خلافت کے ذریعہ مرکز اسلام اور مرکزیت سے مضبوطی سے تعلق قائم رہتا ہے۔

جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ جماعتیں اپنے ہاں ۲۷ ہجرت ۱۳۶۰ ہش (مطابق ۲۷ مئی ۱۹۸۱ء) بروز بدھ جلسہ یوم خلافت منعقد کریں اور جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے اس ابدی انعام اس کی برکات اور خلافت کی ضرورت و اہمیت پر مقررین تفصیل سے روشنی ڈالیں اور جلسوں کی رپورٹ بھی نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پہلی ششماہی میں باقاعدہ رپورٹیں بھجوانے والی لجنات

لجنہ اماء اللہ قادیان ۔ حیدرآباد ۔ سکندرآباد ۔ کشمیر ۔ کلکتہ ۔ بنگلور ۔ شاہجہانپور ۔ یادگیر ۔ کانپور ۔ بھاگلپور ۔ بمبئی ۔ چنتہ کنٹہ ۔ ساگر ۔ کٹک ۔ [illegible] ۔ قرولی ۔ حیدرآباد ۔ کالیکٹ ۔ ارکہ ۔ پٹنہ ۔ جمشید پور ۔ ویرا نسایم ۔ [illegible] ۔ ناصرات الاحمدیہ قادیان ۔ چنتہ کنٹہ ۔ [illegible] ۔ دہلی ۔ [illegible] ۔ بھدرک ۔ [illegible]

جن کی طرف سے مکمل چھ ماہ کی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں

لجنہ اماء اللہ مدراس ۔ بڑوپورہ ۔ دہلی ۔ سکندرآباد ۔ [illegible] ۔ مرکرہ ۔ [illegible] ۔ کوسمبی ۔ بھدرواہ ۔ [illegible] ۔ گاڈی ۔ پینگاڈی ۔ اڑیسہ ۔ موہنی ۔ [illegible] ۔ آسنور ۔

ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد ۔ سکندرآباد ۔ کلکتہ ۔ بنگلور ۔ مدراس ۔ [illegible] ۔ بڑوپورہ اور [illegible]

جن لجنات کی طرف سے کوئی بھی رپورٹ موصول نہیں ہوئی

لجنہ اماء اللہ رانچی ۔ پٹنہ ۔ [illegible] ۔ امروہہ ۔ کوڈالی ۔ [illegible] ۔ اسلام آباد ۔ کٹھوا ۔ شورت ۔ غازی پور ۔ شاہ نگر ۔ چارکوٹ ۔ [illegible] ۔ سورو ۔ [illegible] ۔ پیڑہ ۔ کوٹ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ خانپور ملکی ۔ کینا نور ۔

ناصرات الاحمدیہ یادگیر ۔

امید ہے تمام لجنات ۔ اس جائزہ کے مطابق اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گی ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

قادیان میں ماہ رمضان المبارک گزارنے کے خواہشمند احباب

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال رمضان المبارک ۴ جولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہو رہا ہے ہندوستان کی جماعتوں کے جو دوست ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں گزارنے اور یہاں کے روحانی ماحول میں روزے رکھنے ۔ درس القرآن سننے اور اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت مقامی کی تصدیق سے جلد از جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوا دیں اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ قادیان میں قیام کے دوران کھانے وغیرہ کا انتظام اپنے طور پر کریں گے یا لنگر خانہ سے ان کے کھانے کا انتظام ہونا چاہئے ۔ امید ہے احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دُعا

★ — مکرم صوبیدار کرم دین صاحب لنڈن (حال مقیم ربوہ) اپنی اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی اور ربوہ میں اپنے زیرِ تعمیر مکان کی تکمیل کے سامان بہم ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔
خاکسار: ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔

★ — مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور ربوہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی، پریشانیوں کے ازالہ اور جملہ نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے دُعاؤں کے خواستگار ہیں۔
(ایڈیٹر بدر)

★ — خاکسار نے مورخہ ۹ اپریل کو مکرم محمد حفیظ احمد صاحب احمدی لودی پور (یو۔پی) کے مکان کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر اجتماعی دُعا ہوئی۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ موصوف بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کرتے ہوئے مکان کی تکمیل کی توفیق پانے اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔
خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ مقیم شاہجہانپور۔

★ — خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ نصرت الشریف بیگم سلمہا اہلیہ عزیزم ڈاکٹر عطاء ... آف لیبیا ان دنوں شدید طور سے بیمار ہیں۔ عزیزہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار: امۃ الشکور بیگم اہلیہ صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان

★ — خاکسار اپنے نانا جان، نانی جان اور ماموں جان کی کامل صحت و شفایابی اور خود اپنی صحت و عافیت کے لئے دُعاؤں کا محتاج ہے۔
خاکسار: منیر الدین کارکن نظارت علیا قادیان۔

★ — خاکسار اپنے بڑے بھائی مکرم ماسٹر محمد بشیر صاحب منڈاشی کے بہتر جگہ تبادلہ ہونے، دوسرے بھائی مکرم ماسٹر عبد الحفیظ صاحب منڈاشی کی صحت و شفایابی اور ... کی درازی عمر کے لئے دُعا کا خواستگار ہے۔ خاکسار: ظہور احمد منڈاشی قادیان۔

★ — مکرم محمد رفیق صاحب احمدی نئے مکان کے بابرکت ہونے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے — مکرم بشیر احمد حبیب صاحب اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و عافیت اور روزگار میں خیر و برکت کے لئے — محترمہ ثریا صادقہ صاحبہ مقیم لنڈن اپنے بچوں کی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے — مکرم احمد حسین صاحب سعیدی وکیل تیماپور اپنی صحت و عافیت اور رزق و مال میں خیر و برکت کے لئے — مکرم ایجاب الحق صاحب کیرنگ اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور بہو کی بخیریت فراغت کے لئے — اور مکرم فضل الرحمن خان صاحب چودوار اپنے بچوں کی امتحان میں نمایاں کامیابی، روحانی و جسمانی ترقیات اور کاروباری مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔
ناظر بیت المال آمد قادیان۔

★ — خاکسار کے تیسرے بیٹے عزیزم سید فضل علیم سلمہ کے پیر کے زخم کا دو مرتبہ آپریشن ہو چکا ہے۔ مگر کچھ افاقہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے اب تیسری مرتبہ آپریشن ہونے والا ہے۔ عزیز کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دُعاؤں کا خواستگار ہوں۔
خاکسار: سید فضل عمر مبلغ سلسلہ سونگھڑہ۔

★ — میرے خالو جان۔ برخوردار سید علی صاحب ساکن حیدر آباد کی آنکھ کا عنقریب آپریشن ہونے والا ہے۔ نیز خاکسار کی خالہ نعیمہ بیگم صاحبہ کو ... کئی روز سے تکلیف ہے۔ ہر دو بزرگان کی کامل صحت و شفایابی اور اپنے والدین کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دُعاؤں کی محتاج ہوں۔ خاکسار: نصیرہ سلیم قادیان۔

★ — مکرم عبد الحق صاحب ترانتی مقیم لاہور اپنے امتحان ایم۔ ایس سی میں اعلیٰ کامیابی کے لئے۔ مکرم عبد الکریم صاحب ... ایم۔ اے آف تبلیغ کینٹ لنڈن اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور نیک مقاصد میں اپنی کامیابی کے لئے — اور مکرم بی۔ ایم۔ نثار احمد صاحب آف بنگلور (یو۔پی) اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: عبد الحفیظ عاجز بی۔ اے۔ قادیان۔

★ — مکرم صادق احمد خان صاحب آف ... ایرجھد (کشمیر) مبلغ دس روپے مد امانت ... میں ادا کرتے ہوئے اپنے فرزندان عزیز غضنفر احمد خان و عزیز جمیل احمد خان کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ خاکسار: میر عبد الرحمٰن قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ۔

جماعت احمدیہ میں خلافت ..... بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اور اپنی پُرانی تاریخ کو دہرایا کریں۔ پُرانے اخبارات کا تو ملنا مشکل ہے۔ لیکن الفضل نے پچھلے دنوں اس تاریخ کو از سرِ نو بیان کر دیا ہے .... تم اس موقعہ پر اخبارات سے یہ حوالے پڑھ کر سُناؤ۔ اگر سال میں ایک دفعہ "خلافت ڈے" منایا جایا کرے تو ہر سال چھوٹی عمر کے بچوں کو پُرانے واقعات یاد ہو جایا کریں گے۔ پھر تم یہ جلسے قیامت تک کرتے چلے جاؤ۔ تا جماعت میں خلافت کا ادب اور اس کی اہمیت قائم رہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت ... ۱۹ سو سال سے برابر قائم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو درجہ میں اُن سے بڑے ہیں خدا کرے اُن کی خلافت دس ہزار سال تک قائم رہے۔ مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تم سال میں ایک دن اس غرض کے لئے خاص طور پر منانے کی کوشش کرو۔ میں مرکز کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ بھی ہر سال سیرۃ النبی ؐ کے جلسوں کی طرح "خلافت ڈے" منایا کرے۔ اور ہر سال یہ بتایا کرے کہ جلسہ میں ان مضامین پر تقاریر کی جائیں۔ الفضل سے مضامین پڑھ کر نوجوانوں کو بتایا جائے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ نے خلافت احمدیہ کی تائید میں کیا کچھ ... بابا ہے۔ اور پیغامیوں نے اُس کے ردّ میں کیا کچھ لکھا ہے۔ اسی طرح وہ ... ثبوت بیان کئے جائیں جو وقت سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے دکھائے ... پورا کر کے خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا کہ اس کی برکات بھی خلافت سے وابستہ ... گیا"۔

(خطاب برموقعہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء
مطبوعہ الفضل ۲۸ اپریل ۱۹۵۷ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر فردِ جماعت کے ذہن میں نظامِ خلافت کی عظمت و اہمیت ... اس کی اہم ترین ذمہ داریوں کو کماحقہٗ طریق پر پورا کرنے کی توفیق ... عطا فرمائے۔ آمین۔

خورشید احمد انور

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52525/ 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۳ کھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

Registered with the registrar of news papers for India at No, R.N. 61/57

Regd. No. : P/G. D. P-3

Phone No. 35

KHILAFAT NUMBER

The Weekly **BADR** Qadian 143516

Editor-Khurshid Ahmad Anwar

Sub Editor-Jawaid Iqbal Akhtar

PRICE Rs. 1/-

VOL. No. 30 | 21th HIJRAT 1360 + 21th, MAY 1981 | ISSUE No. 21

خلافتِ راشدہ کے سات امتیازات!

رشحاتِ قلم حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"اسلام میں خلافتِ راشدہ کے مجموعی امتیازات سات ہیں :-

اوّل :- انتخاب - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۔ یہاں امانت کا لفظ ہے۔ لیکن ذکر چونکہ حکومت کا ہے اس لئے امانت سے مُراد امانتِ حکومت ہے۔ آگے طریقِ انتخاب مُسلمانوں پر چھوڑ دیا ہے۔ چونکہ خلافت اُس وقت سیاسی بھی تھی مگر اس کے ساتھ مذہبی بھی تھی اس لئے دین کے قائم ہونے تک اُس وقت کے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ انتخاب صحابہؓ کریں کہ وہ دین اور دیندار کو بہتر سمجھتے تھے - ورنہ ہر زمانہ کے لئے طریقِ انتخاب الگ ہو سکتا ہے - اگر خلافت صحابہؓ کے بعد چلتی تو اس پر بھی غور ہو جاتا کہ صحابہؓ کے بعد انتخاب کس طرح ہُوا کرے - بہرحال خلافت انتخابی ہے - اور انتخاب کے طریق کو اللہ تعالیٰ نے مُسلمانوں پر چھوڑ دیا ہے۔

دوم :- شریعت - خلیفہ پر اُوپر سے شریعت کا دباؤ ہے۔ وہ مشورہ کو رد کر سکتا ہے۔ مگر شریعت کو رد نہیں کر سکتا۔ گویا وہ کانسٹی ٹیوشنل ہیڈ ہے، آزاد نہیں۔

سوم :- شوریٰ - اُوپر کے دباؤ کے علاوہ نیچے کا دباؤ بھی اس پر ہے - یعنی اُسے تمام اہم اُمور میں مشورہ لینا اور جہاں تک ہو سکے اس کے ماتحت [illegible] ضروری ہے۔

چہارم :- اندرونی دباؤ یعنی اخلاقی - علاوہ شریعت اور شوریٰ کے اس پر نگران اس کا وجود بھی ہے - کیونکہ وہ مذہبی راہنما بھی ہے - اور نمازوں کا امام بھی - اس وجہ سے اس کا دماغی اور شعوری دباؤ اور نگرانی بھی اسے راہِ راست پر چلانے والا ہے - جو غالص سیاسی، منتخب یا غیر منتخب حاکم پر نہیں ہوتا۔

پنجم :- مساوات - خلیفہ اسلامی انسانی حقوق میں مساوی ہے - جو دُنیا میں اور کسی حاکم کو حاصل نہیں - وہ اپنے حقوق عدالت کے ذریعہ سے لے سکتا ہے - اور اس سے بھی حقوق عدالت کے ذریعہ سے لئے جا سکتے ہیں -

ششم :- عصمتِ صُغریٰ - عصمتِ صُغریٰ اُسے حاصل ہے یعنی اُسے مذہبی مشین کا پُرزہ قرار دیا گیا ہے اور وعدہ کیا گیا ہے کہ ایسی غلطیوں سے اُسے بچایا جائے گا جو تباہ کُن ہوں اور خاص خطرات میں اس کی پالیسی کی اللہ تعالیٰ تائید کریگا - اور اُسے دُشمنوں پر فتح دے گا - گویا وہ مؤیّد من اللہ ہے - اور دوسرا کسی قسم کا حُکم اس میں شریک نہیں -

ہفتم :- وہ سیاسیات سے بالا ہوتا ہے اس لئے اس کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہو سکتا - وُہ ایک باپ کی حیثیت رکھتا ہے اس کے لئے کسی پارٹی میں شامل ہونا یا اس کی طرف مائل ہونا جائز نہیں - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ یعنی جب ایسے شخص کا انتخاب ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ کامل انصاف سے فیصلہ کرے کسی ایک طرف خواہ شخصی ہو یا قومی نہ جھکے"

(منقول از ماہنامہ "الفرقان" ربوہ مئی ۱۹۶۷ء)